إن الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء ۔ عسى أن يبعثك ربك مقاما محمودا

تار کا پتہ الفضل قادیان

الفضل قادیان

The ALFAZL QADIAN.

ایڈیٹر:- غلام نبی

نمبر ۱۳۱ | مورخہ ۵ مئی سنہ ۱۹۳۲ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۸ ذوالحجہ سنہ ۱۳۵۰ھ | جلد ۱۹

مدینۃ المسیح

۲ مئی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے بخیریت ڈیرہ دون پہونچنے کا تار موصول ہو گیا ہے:۔

۶ مئی سے قادیان میں السنہ مشرقیہ کے امتحانات پنجاب یونی ورسٹی مولوی۔ مولوی عالم اور مولوی فاضل شروع ہونگے جامعہ احمدیہ کے بہت سے طلباء اور بعض پرائیویٹ طلباء ان میں شامل ہونگے۔

جناب مفتی محمد صادق صاحب کے متعلق بذریعہ تار شملہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ان پر پیشاب کی پرانی بیماری نے پھر حملہ کیا ہے۔ تکلیف بہت زیادہ ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں:۔

ٹھاکر کرتار سنگھ کو ریاست کشمیر کا منسٹر مال بنا دیا گیا

بدستخط مہاراجہ بہادر یہ حکم صادر ہو گیا ہے۔ کہ ٹھاکر کرتار سنگھ گورنر کشمیر کو آفیشیٹنگ منسٹر مال بنایا جاتا ہے۔ تمام مسلمان اس تقرری کو خوف و ہراس کی نظروں سے دیکھتے ہیں۔ اور مظلوم زمیندار بیچارے کے لئے جو پہلے ہی کافی پس چکے ہیں۔ بڑا بھاری نقصان محسوس کرتے ہیں:۔ (نامہ نگار)

الفضل۔ حکومت کشمیر کے لئے یہ قطعاً مناسب نہ تھا۔ کہ آبادی کی بہت بڑی اکثریت کی صدائے احتجاج کی کوئی پرواہ نہ کی جاتی۔ اور ایک ایسے افسر کو جس کے خلاف مسلمانوں کو بہت سی شکایات ہیں۔ اور زیادہ اختیارات دے کر ان پر مسلط کر دیا جاتا۔ اس قسم کی بظاہر چھوٹی نظر آنے والی باتوں کے نتائج نہایت افسوسناک نکل سکتے ہیں جنہیں ملحوظ رکھنا ہر دور اندیش حکومت کا فرض ہے:۔

آخر وہی ہو کر رہا۔ جس کا خطرہ عرصہ سے لاحق تھا۔ یعنے ٹھاکر کرتار سنگھ جیسا شخص جس کے ہاتھوں مسلمانانِ کشمیر پہلے ہی نالاں ہیں۔ منسٹر مال بنا دیا گیا۔ اگرچہ کشمیر میں ایسے افسروں کو ہمیشہ سے ترقی دی جاتی ہے۔ جیسا کہ پنڈت ٹھاکر داس سب جج جموں سے ایڈیشنل سشن جج بنا دیئے گئے۔ پنڈت مہاراج کشن کو بھی ترقی مل گئی۔ محمد عمر منصف کو راجوری سے واپس ہوتے ہی سب جج بنا دیا گیا۔ لیکن ٹھاکر کرتار سنگھ کے خلاف مظلوم مسلمانوں نے جس شدت سے صدائے احتجاج بلند کی تھی۔ اسے دیکھ کر یہ تصور میں بھی نہ آسکتا تھا۔ کہ یہ شخص ترقی تو درکنار۔ گورنری پر بھی برقرار رہ سکے گا۔ لیکن وائے برحالِ ما مسلمانان کہ ۲۸۔ اپریل ۳۲ء کو

بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام

انگلستان

مولوی محمد یار صاحب عارف کا جو خط لنڈن سے ۳۔ مارچ کا لکھا ہوا پہونچا ہے۔ اس میں لکھتے ہیں:۔

اس ہفتہ ڈاکٹر محمد بشیر صاحب امرتسری واپس ہندوستان روانہ ہوئے۔ اور ڈاکٹر یوسف سلیمان صاحب بعد نماز جمعہ اپنے ملک افریقہ کو روانہ ہوئے۔ ان ہر دو احباب کو امام صاحب مسجد لنڈن نائب امام اور دیگر نومسلم دوستوں نے سٹیشن پر الوداع کہا۔

مظلوم مسلمانانِ کشمیر کی ہمدردی کے متعلق ۶۰۰ ممبروں کو خطوط اور اس کمار کی نقلیں جو قادیان سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے بھجوایا تھا روانہ کی گئیں۔ اس کے علاوہ تمام اخبارات کے ایڈیٹروں کو تحریری طور پر کشمیر کے معاملہ کی طرف توجہ دلائی گئی۔

ان ایام میں ایک جوشیلا انگریز جو انجنیئر ہے۔ داخلِ اسلام ہوا۔ ایک عیسائی عورت نے یکم مارچ کو اسلامی شادی اور نکاح کے متعلق سوالات کئے۔ جن کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔

امریکہ

مولوی مطیع الرحمان صاحب ایم۔ اے کے جو خطوط ۱۲۔ فروری اور ۲۶۔ فروری کے لکھے ہوئے پہنچے ہیں۔ اُن کا خلاصہ یہ ہے:۔

عید الفطر کے بعد صوفی صاحب Gendamntine گئے۔ یہ جگہ بہت اعلیٰ طبقہ کے لوگوں کی ہے۔ وہاں لوگوں نے ان کی آمد کا اعلان Philadelphia کے تین روزانہ اخبارات میں کرایا تھا۔ اتوار کو صداقت اسلام پر صوفی صاحب نے ۴۵ منٹ تقریر کی۔ لیکچر کے بعد ایک گھنٹہ سوال وجواب کا سلسلہ جاری رہا۔ سامعین میں ایسی دلچسپی پیدا ہوئی۔ کہ دوسرے دن دو پبلک سکول والوں نے لیکچر کے لئے دعوت دی۔ دونوں سکولوں میں جلسے ہوئے۔ جہاں سامعین کی تعداد سات سو تک ہو جاتی رہی۔ اسی دن شام کو صوفی صاحب نے ایک کالج والوں کی دعوت پر ہندوستانی سیاسیات پر تقریر کی۔ اور مسلمانوں کے حقوق اور مطالبات کی تشریح کی۔

اسی سفر میں صوفی صاحب سپرنگ فیلڈ نامی شہر میں بھی گئے جہاں شام کے عرب مسلمانوں کی ایک چھوٹی سی جماعت ہے۔ ان کو جمع کر کے اسلام کے متعلق تقریر کی گئی۔ ان کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ السلام علیکم تک نہیں جانتے۔ اسلامی نام تبدیل کر کے عیسائی نام رکھے ہوئے ہیں۔ مثلاً سعید کو سام۔ محمود کو مائیکل وغیرہ بنا دیا ہے۔

حیفا (فلسطین)

ابوالعطاء مولوی اللہ دتا صاحب کا جو خط ۱۵۔ مارچ کا لکھا ہوا پہونچا ہے۔ اس میں لکھتے ہیں:۔

ایام زیر رپورٹ میں علاقہ شام۔ مصر اور فلسطین میں رسالہ ”البشارۃ الاسلامیہ“ کی خوب اشاعت کی گئی ہے۔ علماء مشائخ و دیگر اشخاص کے علاوہ جرائد و رسالہ جات کو بھی بھیجا گیا ہے۔ ابھی تک دو اخبارات کا ریویو موصول ہو چکا ہے۔ جو نہایت اچھے رنگ میں ہے (۱) الاقدام یافا۔ (۲) الصراط المستقیم یافا۔ اول الذکر مسیحی پرچہ ہے۔ اور دُوسرا مسلم۔ جس کا ایڈیٹر ایک شیخ ہے مُسلم اخبار نے لکھا ہے۔ کہ احمدیہ عقائد نصرانیت پر ضرب کاری کا حکم رکھتے ہیں۔ اور احمدی ”ھم من اشد الناس علی المسیحیۃ والیھودیۃ“ ہیں۔ (۱۰۔ مارچ)

انفرادی تبلیغ۔ اس عرصہ میں ۲۵۔ اشخاص سے تبلیغی گفتگو ہوئی۔ جن میں اس علاقہ کے علاوہ بعض شام۔ لبنان وغیرہ کے بھی باشندے ہیں۔ ان اشخاص میں دو شیخ ایک معزز تاجر۔ چار مدرس اور تین تعلیم یافتہ مسیحی بھی شامل ہیں۔ ایک معزز مسیحی سے مسئلہ صلیب مسیح پر گفتگو ہوئی۔ جس نے اعتراف کیا۔ کہ فی الواقعہ حضرت مسیح کی عزت اس عقیدہ میں ہے۔ جو تمہارا عقیدہ ہے۔ اور وُہ موافق عقل بھی ہے۔ ایک تعلیم یافتہ مسلمان سے جو عیسائیت کے زیر اثر تھا۔ قیامت اور پادریوں کے پاس اپنے قصوروں کے اعتراف پر گفتگو ہوئی۔ الحمد للہ اس کے شبہات دُور ہو گئے۔ ایک مدرس جمیل عبد النور نامی دار التبلیغ میں آئے۔ اور آٹھ بجے شب سے ایک بجے تک احمدیت کے مسائل پر گفتگو کرتے رہے۔ بعض باتوں کے تو اسی وقت قائل ہو گئے۔ اور دیگر چند باتیں نوٹ کر کے لے گئے۔ اور غور کر کے دوبارہ آنے کا وعدہ کر گئے۔

حیفا میں جلسہ۔ کبابیر اور حیفا کے معمولی اجتماعات کے علاوہ ۱۳۔ مارچ کو حیفا میں ایک خاص جلسہ کیا گیا۔ احمدی احباب کے علاوہ بعض غیر احمدی بھی موجود تھے۔ عبد القادر آفندی صالح نے تلاوت کی۔ شیخ عبد الرحمن برجاوی نے نظم کے علاوہ مختصر تقریر بھی کی۔ شیخ محمد آفندی صالح البجیرمی نے احمدیت کی تاثیر۔ شیخ سلیم الربانی نے احمدیہ عقائد۔ سید رشدی آفندی البسطی نے عدم رجوع موتیٰ۔ شیخ احمد المصری نے وفاتِ مسیح۔ اور خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر قرآن مجید میں کے عنوان پر تقریر کی۔ اور نو بجے شب جلسہ دعا پر برخاست ہوا۔

ناصرہ کا سفر۔ ۹۔ مارچ کو خاکسار حضرت مسیح علیہ السلام کی بستی ناصرہ میں گیا۔ تمام مقامات اور آثار قدیمہ دیکھے۔ ایک تعلیم یافتہ مسیحی سے اسلام اور عیسائیت اور حضرت مسیح کی ولادت کے متعلق گفتگو ہوئی۔

بیعت۔ ایام زیر رپورٹ میں تین کس داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے (۱) لبیبہ بنت عبد العزیز۔ یہ شیخ عبد الرحمن صاحب برجاوی لبنان کی بیوی ہیں۔ (۲) محمود ابراہیم احمد موضع بلیسانی۔ یہ نوجوان زمیندار ہے (۳) عمر محمود صومالی۔ یہ سومالی لینڈ افریقہ کا باشندہ ہے۔ ادہر میں بھی پڑھتا رہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں اخلاص اور استقلال عطا فرمائے۔

مصر میں تبلیغ احمدیت۔ گزشتہ دنوں مصر میں عیسائی مبشرین کی اس حرکت پر کہ وُہ عمل مسمریزم کے ذریعہ بعض نوجوانوں کو ورغلاتے ہیں۔ بہت شور مچا تھا۔ حکومت نے اور جرائد نے اس قسم کے واقعات کے انسداد کے لئے بُہت اہتمام کیا۔ اخویم منیر آفندی الحصنی نے اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر تمام اخبارات وغیرہ کو احمدیہ لٹریچر بھیجا۔ جو کہ عیسائیت کا حقیقی علاج ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں علاوہ ہفتہ وار اجلاسوں کے جماعت احمدیہ مصر نے ہندوستان کے تین معززین یعنی جناب حشمت اللہ خاں صاحب سابق گورنر۔ خانصاحب نقیر محمد خاں صاحب ایگزیکٹو انجنیر۔ اور خانصاحب غلام حسن خانصاحب آنریری مجسٹریٹ کے اعزاز میں ٹی پارٹی کی۔ استاذ شیخ صاوی نے انگریزی میں اور پھر عربی میں خوش آمدید کہا۔ عبد الحمید آفندی خورشید نے معاملاتِ کشمیر کا ذکر کیا۔ مکرم شیخ محمود احمد صاحب عرفانی نے اردو میں ایڈریس پیش کیا۔ اخویم احمد آفندی حلمی نے ترجمہ قرآن مجید انگریزی کا ایک حصہ پڑھا۔ مدعوین بُہت گہرا اثر لے کر گئے۔

مظلومین کشمیر کی امداد۔ جماعت احمدیہ مصر نے دو پاؤنڈ اور خاکسار نے نصف پاؤنڈ کل اڑھائی پاؤنڈ چندہ مظلومین کشمیر کی اعانت کے لئے بھیجا ہے۔

سالٹ پانڈ

مولوی نذیر احمد صاحب مبلغ کا جو خط ۱۸۔ فروری کا لکھا ہوا پہونچا۔ اس کا خلاصہ یہ ہے:۔

ان ایام میں اکرافل اموتا اور ٹانٹم کا تبلیغی دُورہ کیا گیا۔ اکرافل کا سکول ترقی کر رہا ہے۔ درج رجسٹر تعداد طلباء ۳۶ ہے۔ اکرافل گولڈ کوسٹ میں اسلامی تبلیغ کا کسی زمانہ میں مرکز رہ چکا ہے۔

ٹانٹم ایک بڑا قصبہ ہے۔ یہاں کا چیف احمدی ہے۔ اسے گورنمنٹ نے اختیارات دے رکھے ہیں۔ کہ مقدمات کا فیصلہ کرے گویا گولڈ کوسٹ پہلا گاؤں ہے۔ جہاں کا چیف ایک احمدی کو منتخب کیا گیا ہے۔ جسے دیوانی اور بعض فوجداری مقدمات سننے کا اختیار ہے۔ کوانینی اتا میں ایک احمدیہ مدرسہ کھولنے کی منظوری ڈائرکٹر صاحب کی طرف سے آگئی ہے۔ اسلام اور افریقہ کے نام سے ایک اشتہار انگریزی میں گولڈ کوسٹ میں تقسیم کیا جا رہا ہے۔ تاکہ تبلیغ کا سلسلہ وسیع ہو سکے۔ سیرالیون میں ایک احمدی مبلغ گولڈ کوسٹ مشن کی طرف سے ایک پونڈ ۱۰ شلنگ ماہوار پر مقرر کیا گیا ہے۔ انہوں نے غیر احمدیوں اور عیسائیوں میں نہایت سرگرمی سے تبلیغ شروع کر دی ہے۔ گولڈ کوسٹ میں رومن کیتھولک مشن کے اخبار نے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
نمبر ۱۳۱ | قادیان دارالامان مورخہ ۵ مئی ۱۹۳۲ء | جلد ۱۹

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کیا کر رہی ہے؟

مسلمانوں سے مالی امداد کیلئے اپیل

مہمات عظیمہ میں اخفا کا پہلو

روحانیت کے شہنشاہ سیاسیات کے سلطان حضرت رسول مقبول خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سیاسی امور اور اہم پولیٹیکل کاموں کی عام نشر و اشاعت پسند نہ فرمایا کرتے تھے۔ بلکہ جو زیادہ اہم کام ہوتا۔ اسے خدا کے بھروسہ پر شروع فرما دیتے۔ اور دُعا میں مصروف ہو جاتے حضورؐ کے بعض ارشادات گرامی سے پتہ چلتا ہے۔ کہ مہمات عظیمہ اور حوائج ضروریہ میں مسلمانوں کو اخفا کا پہلو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ نشر و اشاعت سے اکثر دفعہ ایسا نقصان پہونچ جاتا ہے۔ جس کی تلافی نہیں ہو سکتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان استعینوا علی الحوائج بالکتمان بھی اسی طرف اشارہ کرتا ہے۔ کہ اہم امور میں اخفاء سے کام لینا چاہیئے۔

نمائش اور ذاتی فوائد کے بندے

مگر افسوس کہ آج کل وہ لوگ جنہیں کام کرنے کی بجائے اپنی نمائش اور ذاتی فوائد مدنظر ہوتے ہیں۔ وہ معمولی معمولی باتوں کو بہت بڑھا چڑھا کر لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اور یحبون ان یحمدوا بما لم یفعلوا کے مصداق بنتے ہیں۔ ان کی غرض چونکہ صرف یہ ہوتی ہے۔ کہ اپنے بے بنیاد کارنامے بتا کر عوام سے اپنی تعریف کرائیں۔ اور اس طرح بڑائی حاصل کریں۔ تاکہ ذاتی فوائد حاصل کر سکیں اس لئے جو کام انہوں نے نہیں کیا ہوتا۔ وہ بھی اپنی طرف منسوب کرانا چاہتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ خود تو کچھ نہ کچھ فائدہ حاصل کر لیتے ہیں۔ لیکن جس کام کو لے کر کھڑے ہوتے ہیں۔ اس میں نہ صرف ناکام رہتے ہیں۔ بلکہ اسے پہلے سے بھی زیادہ مشکلات میں ڈال دیتے ہیں۔

ترقی کرنے والی اقوام کا رویہ

ترقی کرنے والی اقوام باتیں بنانے کی بجائے کام کرنے والی ہوتی ہیں اور ان کا فعل ان کے قول سے بہت زیادہ ہوتا ہے۔ مگر اس وقت مسلمانوں میں ایسے لوگ بہت تھوڑے ہیں۔ جو اغراض نفسانی سے علیحدہ رہ کر تکلیفیں برداشت کرتے اور اپنے بھائیوں کی امداد اور اصلاح میں کوشاں رہتے ہوں۔

کشمیر کمیٹی کا طریق عمل

آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے شروع سے اسی اصل کو مدنظر رکھا ہے کہ عملی پہلو پر زور دیا جائے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسی اسوہ حسنہ پر اب تک کاربند ہے۔ کہ اہم امور کی اشاعت سے پرہیز کیا جائے۔ کیونکہ کشمیر کمیٹی مسلمانان کشمیر کی امداد کسی کو دکھانے کے لئے نہیں کر رہی۔ بلکہ انہیں ایک مظلوم اور ستم رسیدہ اسلامی شریک قوم سمجھ کر اپنا فرض ادا کر رہی ہے۔ لیکن نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ مسلمانان ہند نے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کو مالی امداد دینے کی طرف بہت کم توجہ کی ہے۔ شائد اس کی وجہ یہی ہو۔ کہ کشمیر کمیٹی اپنے کام کی نشر و اشاعت نہیں کرتی۔ مگر معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایسے موقعہ پر پُر حکمت اور مبارک تعلیم یہی ہے۔ کہ اخفا سے کام لیا جائے۔ اور آج کل کی حکومتوں کا بھی یہی طریق ہے۔ کہ ایسے امور میں زیادہ تر اخفا سے کام لیتی ہیں۔

دردمندانہ اپیل

پس ہم مسلمانوں سے دردمندانہ گزارش کرتے ہیں۔ کہ وہ کشمیر کمیٹی کی مالی حالت مضبوط بنانے کے لئے کوشش فرمائیں۔ اس وقت تک بہت ہی کم ایسے اصحاب ہیں جنہوں نے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی مالی امداد کی ہے۔ حالانکہ ٹھوس کام اور آئینی کارروائی جو واقعی طور پر مسلمانان کشمیر کے لئے مفید ہو سکتی ہے۔ اور مفید ثابت ہوئی ہے جس اخلاص، دردمندی اور معقولیت کے ساتھ مسلسل اور متواتر کشمیر کمیٹی کر رہی ہے۔ اس کی نظیر ملنا مشکل ہے۔ چنانچہ کشمیر کمیٹی کے ٹھوس اور بے لاگ کام کا اعتراف خود اہالیان کشمیر بھی سچے دل سے کرات و مرات کر چکے ہیں۔ اور اس وقت تک ہمارے پاس اہالیان کشمیر کی بیسیوں قراردادیں آ چکی ہیں جن میں انہوں نے نہایت زوردار الفاظ میں ہزارہا کے مجمعوں میں کشمیر کمیٹی اور اس کے صدر محترم کا شکریہ ادا کیا ہے۔ جو اس بات کا کھلا کھلا ثبوت ہے۔ کہ مظلومان کشمیر کی درست اور صحیح طور پر مدد صرف کشمیر کمیٹی ہی کر رہی ہے۔

کشمیر کمیٹی کی طرف سے مظلومین کی امداد

اس وقت آل انڈیا کشمیر کمیٹی سینکڑوں ناکردہ گناہ مظلوم اور مصیبت رسیدہ لوگوں کی امداد کر رہی ہے۔ اس وقت سینکڑوں مسلمان مقدمات کے تباہ کن چکر میں بُری طرح پھنسے ہوئے ہیں کشمیر کمیٹی ان کی دادرسی کے لئے صدہا روپے خرچ کر کے وکیلوں کا انتظام کر رہی ہے۔ چنانچہ اس وقت اس کمیٹی نے اپنی طرف سے پانچ چھ نہایت ہوشیار اور قابل وکیل مظلوم مسلمانوں کے مقدمات کی پیروی کرنے کے لئے سری نگر۔ میرپور اور پونچھ وغیرہ علاقوں میں بھیجے ہوئے ہیں۔ اور ایک بیرسٹر ہیں جنہیں عندالضرورت بعض خاص مقدمات کی پیروی کے لئے بھیجا جاتا ہے۔ یہ سب احباب نہایت اخلاص اور تندہی سے اپنے فرائض منصبی ادا کر رہے ہیں۔ اور ان کی کوشش سے کئی ایک مسلمان مقدمات سے بری ہو چکے ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

وکیلوں کے علاوہ گزشتہ مہینوں میں قابل ڈاکٹر مجروحین کے علاج کے لئے بھی بھیجے گئے۔ جنہوں نے بیسیوں مجروح مسلمانوں کا علاج کیا۔ اور مفت دوائیں دیں۔ اور ان کی خوراک کا انتظام کیا۔ نیز گزشتہ ماہ مارچ میں ان تاروں پر جو گورنمنٹ آف انڈیا۔ اور لنڈن اور ریاست جموں و کشمیر کو دی گئیں۔ تقریباً ڈیڑھ ہزار روپیہ خرچ ہوا۔ اسی طرح ایک وفد ممبران آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا دہلی میں وائسرائے ہند سے ملا۔ اور ۲۳ - اپریل ۱۹۳۲ء کو ایک وفد وزیر اعظم جموں و کشمیر کرنل کالون سے ملا۔ جس نے دوسرے مطالبات کے علاوہ گرفتار شدہ مسلمانوں کی رہائی کا پُر زور مطالبہ کیا۔

کشمیر کمیٹی کی مشکلات

اسی طرح دوسری مدات کے اخراجات کو اگر دیکھا جائے۔ تو تقریباً تین چار ہزار روپیہ ماہوار خرچ ہوتا ہے۔ جو آمد کی نسبت سے بہت زیادہ ہے جس کی وجہ سے کمیٹی زیر بار ہو رہی ہے۔ اس وقت تک کشمیر کمیٹی ہزارہا روپیہ تباہ حال اور ستم رسیدہ مسلمانوں کی درستی فلاح و بہبودی اور ان کو رہا کرانے ان کے حقوق دلانے میں خرچ کر چکی ہے۔ اور اب تک بدستور کر رہی ہے۔ اس لئے ہم دردمند اور اہل دل اصحاب سے پُر زور اپیل کرتے ہیں۔ کہ وہ کشمیر کمیٹی کا ان ضروری اور خالصاً للہ کاموں میں ہاتھ بٹائیں۔ اور مالی امداد دے کر عنداللہ ماجور ہوں۔

خاکسار شمس کاشمیری برائے سکرٹری آل انڈیا کشمیر کمیٹی

وزیر بلدیات پنجاب کا تازہ کارنامہ

ہندوؤں کو فائدہ پہونچانے کا اعلان

ڈاکٹر گوکل چند نارنگ وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ پنجاب جنہوں نے تھوڑا ہی عرصہ ہوا پنجاب کونسل میں ایک دھواں دھار مخالفانہ تقریر کا جواب دیتے ہوئے کہا تھا۔ کہ وہ حکومت پنجاب کے وزیر ہیں۔ لیکن اپنی قوم کو فائدہ پہونچانے کا خیال انہیں سب سے مقدم ہے۔ اور کوئی چیز اس سے روک نہیں سکتی۔ پنجاب کی بڑی بڑی میونسپلٹیوں کے لئے اگزیکٹو افسر مقرر کرانے کے بعد ایک اور قدم اٹھایا۔ اور وہ یہ کہ ترمیم مسودہ قانون بلدیات کے متعلق بخیال خویش مجلس منتخبہ کی رپورٹ کو منظوری کے لئے کونسل میں پیش کر دیا جس کی غرض یہ ہے۔ کہ پنجاب کی وہ میونسپل کمیٹیاں جن میں مسلمانوں کو تھوڑی بہت اکثریت حاصل ہے۔ انہیں ایسی پابندیوں میں جکڑ دیا جائے۔ کہ وہ کچھ نہ کر سکیں ؎

عجلت کا نتیجہ

ڈاکٹر صاحب ایک مشہور قانون دان ہیں۔ اور ہندوؤں میں بڑے قابل سمجھے جاتے ہیں۔ لیکن نہ معلوم کیوں اس مسودہ قانون کے متعلق انہوں نے اس قدر عجلت سے کام لیا۔ کہ انہیں کئی ایک صریح بے قاعدگیوں کا ارتکاب کرنا پڑا۔

پریشانیوں اور اغلاط کا مجموعہ

آپ نے اس مسودہ کے متعلق مجلس منتخبہ کی جو رپورٹ پیش کی۔ اسے اگر پریشانیوں اور اغلاط کا مجموعہ کہا جائے۔ تو بالکل درست ہے۔ اول تو اس پر تمام اشخاص متعلقہ کے دستخط ہی نہیں تھے۔ دوسرے وہ رپورٹ نہیں تھی۔ جو مجلس منتخبہ کے ارکان کے سامنے کارروائی کے آغاز کے وقت پیش کی گئی تھی بلکہ کوئی اور تھی۔ جس میں چند امور کے متعلق تبدیلی کر دی گئی تھی۔ تیسرے اس میں بعض دفعات ایسی داخل کر دی گئی تھیں جنہیں گورنر باجلاس کونسل کی منظوری کے بغیر کونسل کو منظور کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ ان دفعات میں میونسپل کمیٹیوں پر محکمہ نگران مقرر کرنے اور اس کے اخراجات کے لئے کمیٹی کے مالیات کا ایک فیصدی حاصل کرنے نیز مزید ٹیکس عائد کرنے کی تجاویز ہیں اور یہ ایسے امور ہیں۔ جن پر لیجسلیٹو کونسل غور نہیں کر سکتی ؎

عجیب چیستان

مجلس منتخبہ کے ارکان کے دستخط اور کمیٹی کی رپورٹ بھی عجیب چیستان تھی۔ کمیٹی کے بیس ممبروں میں سے پندرہ نے ۴۸ پیرا گرافس کی رپورٹ پر دستخط کئے۔ باقی پانچ ممبروں نے جس رپورٹ پر دستخط کئے۔ اس کے ۴۹ پیرے تھے۔ اور جو رپورٹ کونسل میں پیش کی گئی۔ وہ ۵۳ پیروں پر مشتمل تھی۔ جس پر کسی ممبر نے دستخط نہیں کئے تھے۔ حتیٰ کہ لالہ گوکل چند وزیر کے بھی دستخط نہ تھے۔ چوتھی بار باقی ممبروں کے دستخط اور دو ممبروں کے تار پیش کئے گئے ؎

حیرت انگیز راز

اس سے بھی زیادہ حیرت انگیز راز یہ منکشف ہوا۔ کہ ایک رپورٹ پر تو ایک ممبر رائے بہادر موہن لال کے دستخط خود وزیر صاحب نے کر دیئے۔ اور دوسری رپورٹ کے ساتھ ایک خالی کاغذ پر اس ممبر کے دستخط ثبت تھے۔ اور جب صاحب صدر نے اس سے دریافت کیا۔ کہ کیا رپورٹ کی تکمیل سے پیشتر خالی کاغذ پر دستخط کئے تھے۔ تو اس نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے یہ بھی کہا۔ کہ باقی ممبروں نے بھی ایسا ہی کیا تھا ؎

وزیر بلدیات کی ناکام جدوجہد

وزیر بلدیات نے ان خود پیدا کردہ الجھنوں سے نکلنے کی بے حد کوشش کی۔ مگر کامیابی نہ ہوئی۔ دستخطوں کی اصلاح کرنے کے لئے پانچ منٹ کی مہلت طلب کی۔ تین دفعات کو مسودہ سے نکال دینے کی درخواست کی۔ جو رپورٹ پیش کی تھی۔ اس کی بجائے دوسری پیش کرنے کی اجازت طلب کی۔ مگر یہ سب باتیں چونکہ خلاف آئین تھیں۔ پریذیڈنٹ نے یکے بعد دیگرے سب رد کر دیں۔ اور وزیر بلدیات کو مشورہ دیا۔ کہ گورنر جنرل کی اجازت لینے کے بعد بل کے معاملہ کو از سر نو شروع کریں ؎

اس طرح ڈاکٹر گوکل چند صاحب کا یہ وار خطا گیا۔ اور پنجاب کی میونسپل کمیٹیوں کو وہ جو مہلک ضرب لگانا چاہتے تھے۔ اس سے فی الحال بچ گئیں۔ اگر ڈاکٹر صاحب اس مسودہ کو پیش کرنے کی پھر جرأت کریں۔ تو کونسل کے ارکان کو اس کے ناکام بنانے میں پوری سرگرمی سے کام لینا چاہیئے ؎

مسلمانانِ پونچھ اور جدید اصلاحات

ہمیں یہ معلوم کر کے بے حد حیرت ہوئی۔ کہ گلینسی کمیشن نے مسلمانان پونچھ کو بالکل نظر انداز کر دیا ہے۔ ان کی اصلاح احوال کے لئے کوئی سفارش نہیں کی گئی۔ اور نہ ان اصلاحات کا انہیں مستحق سمجھا گیا ہے۔ جن کا کشمیر میں نفاذ ضروری قرار دیا گیا ہے حالانکہ مسلمانان پونچھ کی حالت مسلمانانِ کشمیر سے بھی ابتر اور زیادہ المناک ہے۔ انہیں اسوقت کئی ایک وہ باتیں بھی حاصل نہیں جو مسلمانان کشمیر کو حاصل ہیں۔ چونکہ ریاست پونچھ مہاراجہ صاحب کشمیر کی باجگزار اور ماتحت ریاست ہے۔ اس لئے وہاں کی رعایا بھی بلا واسطہ نہیں۔ تو بالواسطہ مہاراجہ صاحب کشمیر ہی کی رعایا ہے۔ اور کوئی وجہ نہیں۔ کہ جب مہاراجہ صاحب کشمیر کی رعایا کو مزید اصلاحات کا مستحق قرار دیا جائے۔ تو اس حصہ کو نظر انداز کر دیا جائے۔ جو بہت زیادہ مظلوم اور مصیبت زدہ ہے ؎

گلینسی کمیشن نے اگر اس طرف توجہ نہیں کی۔ تو ریاست اور خود مہاراجہ صاحب بہادر کو انتظام کرنا چاہیئے۔ کہ پونچھ کی رعایا کو بھی وہ حقوق حاصل ہوں۔ جو جموں و کشمیر کی رعایا کے لئے منظور کئے گئے ہیں۔ ورنہ سخت ناگوار نتائج نکلنے کا اندیشہ ہے ؎

امام الزمان کا بے سود انتظار

چونکہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی بعثت کے متعلق تمام علامات پوری ہو چکی ہیں۔ اس لئے اس وقت تک بارہا مسلمانوں نے ان کی آمد کے متعلق وقت کی تعیین کی۔ مگر کبھی ان کی آرزو پوری نہ ہوئی۔ اور وہ لوگ جو ابھی تک باوجود امام الزمان کے آجانے کے انتظار میں ہیں۔ اور اپنی خیالی باتوں کو واقعات کی شکل میں دیکھنے کے منتظر ہیں۔ وہ اب بھی کسی نہ کسی رنگ میں اپنے دل کو تسلی دینے اور اپنی امید کو قائم رکھنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ شیعہ رسالہ "حافظ" لاہور نے حال ہی میں "خروج امام الزمان علیہ السلام" کے متعلق یہ اعلان کیا ہے۔ کہ

"جفر جامع کی شکل اول اور ایک رسالہ عربی جفر کے پندرہ کے مربع سے استخراج ہوتا ہے۔ کہ حضرت کا خروج ۱۳۵۱ھ میں ہوگا۔ بمقتضائے نص قرآنی یعنی یوم یسمعون الصیحۃ صدائے آسمانی ۲۳ تاریخ کو ماہ رمضان یوم جمعہ آنی چاہیئے حساب نے زیچ کے ۲۳ کو حقیقی جمعہ ہوگا۔ نیز ۷۔ آیات اور بعض حروف مقطعات سے بھی ۱۳۵۱ھ ہی نکلتا ہے۔ علامات سے بھی تائید ہوتی ہے۔" (بحوالہ عالمگیر امرتسر ۲۷ اپریل)

۱۳۵۱ھ بھی بالکل قریب ہے۔ اور چند ہی دنوں کے بعد شروع ہونے والا ہے۔ لیکن ہم ابھی سے کہے دیتے ہیں۔ کہ اب کے بھی انتظار کرنے والوں کو اسی طرح ناکامی ہوگی جس طرح پہلے بارہا ہو چکی ہے۔ کیونکہ آنے والا آچکا۔ اور جو لوگ اسے چھوڑ کر کسی اور کی راہ تکینگے۔ وہ قیامت تک محروم ہی رہینگے ؎

مسلمانوں کے خلاف ہندوؤں اور سکھوں کی سازش

کانگرس کی تحریکات میں سکھوں کے ایک گروہ کی یکایک شمولیت اور جتھوں کا رخ ڈسکہ کی بجائے کانگرس کے اجلاس دہلی کی طرف پھر جانے کا باعث یہ ہوا۔ کہ ہندو کانگرسی لیڈروں اور سکھوں کے درمیان ایک سمجھوتہ ہو گیا جس کی رو سے سکھوں نے کانگرس کی امداد کا وعدہ کیا ہے۔ ہندوؤں نے یہ اقرار کیا ہے۔ کہ وہ ڈسکہ کا گوردوارہ سکھوں کے حوالے کر دینگے۔ اس سازش کی غرض یہ ہے۔ کہ پنجاب میں مسلمانوں کو معمولی سی اکثریت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ ط

خطبہ جمعہ

کامیابی کے لئے کامل اطاعت کی رُوح کی ضرورت

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۲۹ ؍ اپریل ۱۹۳۲ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا
میں نے غالباً پچھلے جمعہ کے خطبہ میں اس امر کی نصیحت کی تھی ۔ کہ

مومن کی نظر

ہمیشہ وسیع ہونی چاہیئے ۔ اُسے صرف ایک ہی طرف نہیں دیکھنا چاہیئے ۔ بلکہ چاروں اطراف پر اس کی نگاہ پڑنی چاہیئے ۔ کیونکہ بعض باتیں انسان اپنی غفلت سے نظر انداز کر دیتا ہے ۔ اور خیال کرتا ہے ۔ کہ یہ معمولی ہیں لیکن وہ چھوٹی چھوٹی باتیں ملکر عظیم الشان نتائج پیدا کر دیتی ہیں ۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

بعض باتوں کی حکمت

سمجھنی بظاہر مشکل معلوم ہوتی ہے لیکن آخر اس کی حکمت اور فلسفہ جب انسان کو معلوم ہوتا ہے ۔ تو وہ اس امر پر حیران ہو جاتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب نہایت معمولی دکھائی دینے والے امور میں اتنی مفید تعلیم دی ہے تو اور امور میں آپؐ کی تعلیم کس قدر کامل و مکمل ہو گی ۔ میں نے آج یہاں آتے وقت اس رستے کو چھوڑ کر جس پر میں ہمیشہ آیا کرتا تھا ۔

ایک اور رستہ

اختیار کیا ۔ جس کی وجہ یہ ہے ۔ کہ ہمارے دوست ہر امر کے نتائج پر نگاہ دوڑانے کے عادی نہیں ۔ میں جس وقت یہاں آتا ہوں ۔ تو مجھے ایک نہایت ہی تنگ گلی میں سے جس میں سے انسان بمشکل گزر سکتا ہے ۔ اور جس کے

دو رویہ آدمیوں کی قطاریں

کھڑی ہوتی ہیں ۔ گزرنا پڑتا ہے جو لوگ کھڑے ہوتے ہیں ۔ ان میں سے تو ہر شخص مصافحہ کرنے کے بعد بیٹھ جاتا ۔ اور اس زہریلی ہوا سے محفوظ ہو جاتا ہے ۔ جو لوگوں کے تنفس کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے ۔ لیکن وہ یہ خیال نہیں کرتے ۔ کہ اس قسم کی ہوا اس شخص کے لئے کسقدر مضر ہو گی ۔ جسے اس تمام گلی میں سے گزرنا ہو گا ۔ اسی طرح جب میں آتا ہوں ۔ تو لوگ

دھوپ میں

ہی کھڑے ہو کر مصافحہ شروع کر دیتے ہیں ۔ ان میں سے ہر شخص تو مصافحہ کرنے کے بعد سایہ میں چلا جاتا ہے لیکن یہ نہیں سوچتا ۔ کہ باقی لوگ بھی جو رستہ میں کھڑے ہیں ۔ اسے دیکھ کر وہ بھی

مصافحہ کے لئے

اٹھیں گے ۔ اور اس طرح مجھے تکلیف ہو گی ۔ ایسے احباب کو یہ بات مدنظر رکھنی چاہیئے ۔ کہ وہی چیز جو ایک وقت میں مضر نہیں ہوتی ۔ اس کا تواتر اور تسلسل دوسرے وقت میں مضر ہو جاتا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں ۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہی نقصانات کو مدنظر رکھتے ہوئے فرمایا کرتے تھے ۔ کہ جب میں آؤں ۔ تو

لوگ کھڑے نہ ہوا کریں

عرب گرم ملک تھا ۔ اور پھر صحابہؓ کی تعداد بھی بڑھ چکی تھی ۔ وہاں بھی اسی قسم کے واقعات پیش آتے ہوں گے ۔ کہ لوگ کھڑے ہو جاتے اور ہوا کے رک جانے کی وجہ سے آپ کو تکلیف محسوس ہوتی ہو گی پس ہر کام کے کرتے وقت اس امر کو سوچ لیا کرو ۔ کہ اس کا نتیجہ کیا نکلیگا ۔ اگر مصافحہ کرنا ہی ہو ۔ تو مصافحہ کرنے والوں کو چاہیئے ۔ کہ وہ ایسی حالت پیدا کریں ۔ جو

صحت کے لئے

مضر نہ ہو ۔ مثلاً یہی ہو سکتا ہے ۔ کہ وہ کھل کر کھڑے ہو جائیں ۔ تا ہوا کی آمد و رفت بخوبی رہے ۔ لیکن انہیں اپنی حالت پر مجھے قیاس نہیں کرنا چاہیئے ۔ وہ جب مصافحہ کر کے بیٹھ جاتے ہیں ۔ تو صاف اور کھلی ہوا میں چلے جاتے ہیں ۔ لیکن مجھے بدستور اسی تنگ گلی میں سے گزرنا پڑتا ہے ۔ جس میں زہریلی ہوا ہوتی ہے ۔ اور جو صحتِ انسانی کے لئے سخت مضر ہوتی ہے ۔ پس میں

دوستوں کو نصیحت

کرنا چاہتا ہوں ۔ کہ وہ ان امور کو مدنظر رکھا کریں ۔ یہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں لیکن اگر ان کا خیال نہ رکھا جائے ۔ تو یہ ایک دن صحت کو سخت نقصان پہنچانے والی ہونگی ۔ پھر

مومن کی عقل

نہایت تیز ہوتی ہے ۔ اور وہ چاروں طرف نگاہ دوڑانے کا عادی ہوتا ہے ۔ اس لئے بھی لوگوں کو چاہیئے ۔ کہ وہ احتیاط کیا کریں ۔ مگر کئی ہیں ۔ جو کہدیتے ہیں ۔ ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں کا اگر خیال نہ رکھا جائے ۔ تو کیا حرج ہے ۔ حالانکہ یہ چھوٹی باتیں نہیں ۔ بلکہ

تہذیب و تمدن کی بنیادیں

ہیں ۔ بظاہر یہ کیا ہی معمولی سا حکم معلوم ہوتا ہے ۔ کہ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ۔ جب تم مسجد میں آؤ ۔ تو پیاز اور لہسن کھا کر نہ آیا کرو ۔ کوئی کہے پیاز اور لہسن کھانے میں کیا حرج ہے ۔ لیکن اگر ہر شخص یہی خیال کرے ۔ کہ میرے پیاز کھا لینے سے کیا اندھیر آ جائیگا ۔ اور اس طرح ہر شخص کو اجازت ہو ۔ کہ وہ بودار چیزیں کھا کر مسجد میں آئے ۔ تو مسجد میں

سخت تعفن

پیدا ہو جائیگا ۔ لوگوں کی عموماً یہ عادت ہوتی ہے ۔ کہ وہ خیال کرتے ہیں ۔ دوسرے ایسا نہیں کریں گے ۔ لطیفہ مشہور ہے ۔ کہتے ہیں ۔ کسی شخص نے اپنے مکان کے لئے اینٹیں بنوائیں ۔ اس کے ہمسائیوں اور دوستوں میں سے ہر ایک نے خیال کیا ۔ کہ اگر میں اپنے چولھے کے لئے دو چار اینٹیں لے جاؤں تو قیامت نہ آ جائیگی بلکہ اسے تو پتہ بھی نہ لگے گا ۔ اس خیال کے ماتحت ہر ایک آیا ۔ اور دو دو چار چار اینٹیں اٹھا کر لے گیا ۔ صبح جب مالک مکان نے دیکھا تو میدان اینٹوں سے خالی پایا ۔ ان میں سے ہر شخص نے خیال کیا ۔ کہ میں ہی اینٹیں لوں گا ۔ میرے سوا کوئی اور نہیں لیگا ۔ انسان کی بھی

عجیب حالت

ہے ۔ جب وہ بدظنی کرنے لگتا ہے ۔ تو ہر شخص پر کرنے لگ جاتا ہے ۔ اور جب حسن ظنی پہ آتا ہے ۔ تو اس کے دائرہ کو بے حد وسیع کر دیتا ہے ۔ اینٹیں اٹھانے والوں نے بھی حسن ظنی ہی کی ۔ اور ہر ایک نے سمجھا ۔ کہ میرے سوا اور کون چوری کریگا ۔ لیکن جب ہر ایک شخص نے یہی خیال کیا ۔ اور اس حسن ظنی کے ماتحت سب نے اینٹیں اٹھائیں تو نتیجہ یہ نکلا ۔ کہ ایک اینٹ بھی نہ رہی ۔ اسی طرح مشہور ہے ۔

پٹھانوں میں ایک سیلہ

جا پہنچا۔ اس سے ایک شخص کی دشمنی تھی۔ کیونکہ اس نے کسی وقت اس کی داڑھی نوچی تھی جب سید پٹھانوں کی مجلس میں وعظ کرنے کے لئے کھڑا ہوا۔ تو اس شخص نے نہایت مودبانہ طور پر کھڑے ہو کر کہا حضور آپ

بہت بڑے بزرگ

ہیں۔ اور آپ کی ہر چیز بابرکت ہے۔ اگر مجھے اپنی داڑھی کا ایک بال عنایت ہو جائے۔ تو بہت احسان ہو۔ یہ کہکر بغیر جواب کا انتظار کئے خود ہی آگے بڑھا۔ اور سید صاحب کی داڑھی کا ایک بال اکھاڑ لیا۔ پٹھانوں کو ایسے تبرک کا خدا موقعہ دے۔ وہ بھی ٹوٹ پڑے اور ایک ایک بال اکھاڑنے شروع کر دیئے۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ساری داڑھی نوچی گئی۔ بظاہر یہ

نہایت معمولی بات

دکھائی دیتی ہے ۔ کہ ایک بال اکھاڑنے سے کیا ہوتا ہے لیکن ایک ایک بال کے اکھاڑنے کے نتیجہ میں اس کی ساری داڑھی نوچی گئی۔

پس بعض معمولی باتوں کا اجتماعی لحاظ سے نہایت اہم نتیجہ نکلتا ہے۔ ہمارے دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وہ ان امور کا خیال رکھیں ؛

آج ہی رستے میں مجھ سے ایک صاحب نے

ایک سوال

کیا۔ وہ بھی چونکہ اسی کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اس لئے میں چاہتا ہوں۔ اسے بیان کر دوں۔ وہ سوال یہ تھا۔ کہ بعض مسائل جو احمدیت پیش کرتی ہے۔ اگر ہم ان کو نہ مانیں تو اس سے کونسا حرج لازم آتا ہے اور ان کے ماننے سے ہمیں مادی فائدہ کونسا پہنچ رہا ہے۔ یہ ایک عام سوال ہے جو آج کل کے تعلیم یافتہ لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوتا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ وہ

ہر چیز کی قیمت

روپوں اور پیسوں میں لگانے کے عادی ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ اگر ہم یہ مسئلہ نہ مانیں۔ تو کیا اس سے قوم کی زراعت کو نقصان پہنچے گا۔ تجارت کو نقصان پہنچے گا۔ صنعت و حرفت کو نقصان پہنچے گا۔ تعلیم کو نقصان پہنچے گا۔ آخر اس مسئلہ کے نہ ماننے سے کس چیز کو نقصان پہنچے گا۔ اگر کسی چیز کو نقصان نہیں پہنچے گا۔ تو اس کے ماننے سے فائدہ کیا۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ دنیا میں ہر چیز کی قیمت روپوں اور پیسوں میں نہیں لگائی جاتی۔ کیونکہ بعض چیزیں گو نہایت اہم ہوتی ہیں۔ مگر ان کی

قیمت مخفی

ہوتی ہے۔ بہت چھوٹی چھوٹی باتیں ایک قوم کی تباہی کا موجب ہو جاتی ہیں۔ اور بہت چھوٹی چھوٹی باتیں ایک قوم کی

ترقی کا موجب

بن جاتی ہیں۔ میں نے ایک کتاب میں پڑھا۔ فنون جنگ کا ایک ماہر لکھتا ہے۔ کہ نپولین اور انگریزوں کے درمیان جو بحری جنگ ہوئی۔ اور جس میں انگریزوں کے مشہور امیر البحر نیلسن کو فتح ہوئی۔ اس میں انگریزوں کی کامیابی اور نپولین کی ناکامی کی کنجی انگریزی اور فرانسیسی زبان کے الفاظ تھے۔

فرانسیسی زبان

میں حروف زائد کر دیئے جاتے ہیں یعنی حروف لکھے ہوئے بہت ہوتے ہیں۔ لیکن پڑھنے میں تھوڑے آتے ہیں اور

انگریزی زبان

میں اس قدر زوائد نہیں ہوتے۔ پرانے زمانہ میں دستور تھا۔ کہ شیشوں کے ذریعے عکس ڈال کر بتاتے۔ کہ اب جہاز دائیں طرف لے جاؤ یا بائیں طرف۔ مثلاً اگر یہ حکم دینا ہوتا۔ کہ دائیں طرف لے جاؤ۔ تو وہ شیشے سے ایک عکس ڈالتے جس کے معنی دال کے ہوتے۔ پھر ایک عکس ڈالتے جو الف کا مفہوم رکھتا۔ پھر ایک عکس ڈالتے۔ جو ہمزہ پر دلالت کرتا۔ اسی طرح عکس کے ذریعے حروف بتا کر الفاظ پورے کرتے۔ انگریزوں اور فرانسیسیوں کی اس لڑائی میں فرانسیسی جو عکس ڈالتے۔ چونکہ ان کے حروف اپنے ساتھ زوائد رکھتے تھے۔ اس لئے جو حکم انگریز افسر آدھ منٹ میں پہنچا دیتا۔ وہ فرانسیسی افسر ۱ ۳/۴ منٹ میں پہنچاتا۔ بظاہر یہ ایک نہایت ہی معمولی فرق تھا۔ لیکن جنگ میں

فتح یا شکست

کا انحصار اس چند سیکنڈ کی کمی یا زیادتی کے ساتھ وابستہ تھا چنانچہ اس کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ انگریزوں کو کامیابی ہو گئی۔ اور فرانسیسی شکست کھا گئے ؛

ہم دیکھتے ہیں قرآن مجید میں بھی اس کی مثال موجود ہے اور احادیث میں بھی

قرآن کریم میں

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے تم ہمارے رسول کو راعنا نہ کہو۔ اگر اس طرح کہو گے۔ تو تمہارے ایمان ضایع ہو جائیں گے۔ اب راعنا کے بظاہر یہی معنے ہیں۔ کہ ہمارا لحاظ کیجئے۔ اور اس میں کوئی بری بات دکھائی نہیں دیتی۔ مگر چونکہ راعنا کہنے سے

ایک خطرناک نتیجہ

نکلنے کا احتمال ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے یہ لفظ کہنے سے روک دیا۔ دراصل راع کا لفظ باب مفاعلہ سے ہے۔ اور اس باب کی یہ خاصیت ہے۔ کہ اس میں جوابی طور پر ایک بات کا پایا جانا ضروری ہوتا ہے۔ گو راعنا کا عام محاورہ میں یہی مفہوم ہے۔ کہ ہمارا لحاظ کر لیکن باب مفاعلہ کے لحاظ سے اس کا مطلب یہ ہوگا کہ تم ہمارا لحاظ کرو۔ ہم تمہارا لحاظ کریں گے۔ اگرچہ عام محاورے میں اس کے یہ معنے جاتے رہے ہیں۔ لیکن چونکہ لفظ کی بناوٹ ایسی ہے۔ جس میں سودا پایا جاتا ہے۔ اور مفہوم یہ ہوتا ہے۔ کہ اے رسول تو ہمارے ساتھ رعایت کر ہم تیرا لحاظ کریں گے۔ اور یہ

گستاخی والی روح

ہے۔ اس لئے اسلام نے ایسا کہنے سے روک دیا۔ اور فرمایا۔ کہ اگر ایسا کہو گے۔ تو تمہارے ایمان ضایع ہو جائیں گے۔ باقی رہے دشمن وہ تو جان بوجھ کر ایسے الفاظ استعمال کرتے ہیں، کہ مسلمان بھی ان الفاظ کو استعمال کر کے اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت سے محروم ہو جائیں

اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

حدیث میں

فرمایا ہے۔ نمازوں میں اپنی صفوں کو درست کرو۔ ورنہ تمہارے دل ٹیڑھے ہو جائیں گے۔ بظاہر یہ نہایت چھوٹی سی بات دکھائی دیتی ہے لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ ظاہر کا انسان کے باطن پر اثر پڑتا ہے۔ جب صفوں میں ایک مومن اپنے بھائیوں کے دوش بدوش اور پہلو بہ پہلو کھڑا ہوگا۔ تو ہمیشہ اس کے دل میں یہ خیال آتا رہے گا۔ کہ روحانی طور پر بھی اسے اپنے

تعلقات اخوت

کو مضبوط رکھنا چاہیئے۔ اور اپنے بھائیوں سے لڑنا نہیں چاہیئے۔ جو شخص پانچ وقت کی نمازوں میں اپنے بھائی سے ایک ذرا آگے پیچھے نہیں ہوگا۔ وہ اور معاملات میں اختلاف کب گوارا رکھ سکتا ہے

پس

صفوں کی درستی

کے نتیجہ میں اس کے قلب میں ایسی کیفیت پیدا ہو جائیگی۔ جو قومی اتحاد کے لئے بمنزلہ روح کے ہوگی۔ اسی طرح اور بہت سی باتیں ہیں۔ جو بظاہر معمولی دکھائی دیتی ہیں۔ لیکن نتائج کے لحاظ سے نہایت اہم ہوتی ہے۔

امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ

سے ایک دفعہ کسی شخص نے پوچھا کہ امام صاحب کبھی آپ کو بھی کوئی نصیحت کرنے والا ملا۔ آپ نے فرمایا۔ کسی بڑے آدمی سے مجھے وہ فائدہ نہیں ہوا۔ جو ایک بچے کی نصیحت سے ایک دفعہ ہوا۔ پھر انہوں نے واقعہ سنایا۔ کہ ایک دن بارش ہو رہی تھی۔ میں گھر سے نکلا۔ دیکھا۔ کہ ایک لڑکا گلی میں دوڑتا جا رہا ہے۔ چونکہ اس وقت بارش ہو رہی تھی۔ اور جگہ پھسلنی تھی۔ میں نے کہا بچے ذرا سنبھل کر چلو۔ ایسا نہ ہو تمہارے پاؤں پھسل جائیں۔ وہ لڑکا میری طرف دیکھ کر مسکرایا۔ اور کہنے لگا۔ امام صاحب آپ سنبھل کر چلئے۔ میں اگر گرا تو اکیلا ہی گرونگا۔ لیکن اگر آپ گرے۔ تو ساری دنیا تباہ ہو جائیگی اس لڑکے کی یہ بات آج تک مجھ پر اثر چلا آتا ہے ؛

غرض بہت سی باتیں بظاہر چھوٹی نظر آتی ہیں لیکن ان کے

نتائج نہایت اہم

پیدا ہوتے ہیں۔

پس اول تو کسی مسئلہ کو اس لئے چھوٹا قرار دینا۔ کہ روپوں اور اشرفیوں میں اس کی قیمت نظر نہیں آتی۔ غلط طریق ہے دوسرا امر یہ ہے۔ کہ وہ مسئلہ جسے ہم اصولی یا فروعی کہیں۔ اس کے متعلق ہمیں غور کرنا چاہیئے۔ کہ آیا۔ وہ حکم خدا کی طرف سے ہے۔ یا نہیں۔ اگر وہ

خدا کی طرف سے

ہو۔ تو چاہے ترتیب یا ترکیب میں وہ فروعی کہلائے۔ ایمان کے لحاظ سے فروعی نہیں کہلا سکتا۔ مثلاً ایک باپ اپنے بچے کو حکم دے۔ کہ یہاں بیٹھے رہو۔ میں آتا ہوں۔ یا اور ایسا ہی کوئی چھوٹا سا حکم دے تو کیا بچہ کہہ سکتا ہے کہ یہ فروعی باتیں ہیں۔ انہیں اگر میں نہ مانوں تو کیا حرج ہے۔ اور کیا کوئی بھی بچہ جو اپنے باپ کے حکم کے متعلق ایسا کہے وہ باپ سے تربیت حاصل کرنے کے قابل سمجھا جا سکتا ہے۔ یا مثلاً ایک افسر کلرک کو حکم دے۔ کہ فلاں خط نقل کر دو۔ اور وہ آگے سے کہے۔ کہ یہ تو معمولی خط ہے۔ اگر اسے نقل نہ کیا جائے۔ تو اس سے کونسا حرج لازم آجائے گا۔ اور اگر کلرک اسی طرح جواب دینے لگ جائیں تو کیا کبھی دفاتر کا کام چل سکتا ہے۔ جب

اطاعت کا سوال

آتا ہے۔ تو اس وقت کسی حکم کے بڑے یا چھوٹے ہونے پر نظر نہیں کی جاتی۔ بلکہ روح اطاعت کو دیکھا جاتا ہے کہ وہ پائی جاتی ہے۔ یا نہیں۔ اس میں شبہ نہیں۔ بعض خطوط معمولی ہوتے ہیں اور اگر وہ ایک وقت نہ لکھے جائیں۔ تو دفتر کو کوئی بھاری نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ لیکن اگر اس امر کی اجازت دیدی جائے۔ کہ جسے کلرک معمولی سمجھے۔ اس کی نقل نہ کرے۔ تو تمام ڈسپلن اور انتظام درہم برہم ہو جائے۔ اس کے علاوہ اور بھی کئی چیزیں ہیں جنہیں اپنی ذات میں گو خاص اہمیت حاصل نہیں ہوتی۔ مگر چونکہ ان کا

رُوح اطاعت

کے ساتھ تعلق ہوتا ہے اس لئے ان کا ماننا ضروری ہوتا ہے کیونکہ روح اطاعت ہی ہے جو ترقی دینے والی ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ پس اللہ تعالےٰ کے حکموں کے متعلق یہ کہدینا کہ یہ فروعی ہیں۔ اگر ان کو نہ مانا جائے۔ تو کونسا حرج لازم آئے گا۔

نہایت خطرناک بات

ہے۔ پس ہمیشہ یہ بات مدنظر رکھنی چاہیئے۔ کہ آیا فلاں حکم خدا کی طرف سے ہے۔ یا نہیں۔ اگر ثابت ہو چکا ہو۔ کہ وہ خدا کی طرف سے ہے تو چاہے وہ فروعی نظر آئے یا اصولی عمل کے لحاظ سے وہ اصولی ہی ہوگا۔ اور اگر وہ خدا کی طرف سے نہیں۔ تو چاہے وہ اصولی ہی کیوں نہ نظر آئے۔ لغو اور بیہودہ ہوگا۔ پس

روحانی امور میں

دیکھنے والی چیز یہ ہوتی ہے۔ کہ آیا وہ تعلیم جس کے متعلق ہمیں تردد ہے۔ خدا کی طرف سے نازل شدہ ہے۔ یا نہیں۔ اگر وہ خدا کی طرف سے آئی ہے۔ تو پھر

اصولی اور فروعی کی بحث

ہی لغو ہے۔ اور اگر اس طرح بحث کی جائیگی۔ تو نظام قائم نہیں رہ سکیگا۔ جب معمولی معمولی باتوں میں بھی نافرمانی کرنے سے کام کے خراب ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ تو تمام عالم کا نظام جو عظیم الشان ضبط کو چاہتا ہے۔ کیونکر قائم رہ سکتا ہے۔ پس ایک جواب تو یہ ہے۔ جو میں نے دیا

دوسری بات

یہ مدنظر رکھنی چاہیئے۔ کہ ہر چیز کے متعلق دنیا میں یہی نہیں دیکھا جاتا کہ اس سے مجھے یا زید یا بکر کو کیا فائدہ پہنچے گا۔ بلکہ سچائی اپنی ذات میں بھی ایک حیثیت رکھتی ہے۔ اور سچائی کو ماننا بذات خود ضروری ہوتا ہے۔ ایک اندھا شخص جس نے سورج کو نکلتے اور غروب ہوتے کبھی نہیں دیکھا۔ جسے سورج کے نکلنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ اور غروب ہو جانے سے کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ کیونکہ اس کے لئے تو ہر وقت رات ہی رات ہے۔ وہ بھی اس امر پر مجبور ہے۔ کہ سورج نکلنے کا اقرار کرے۔ کیا

کوئی اندھا

شخص کہہ سکتا ہے۔ کہ مجھے اس اقرار کا کیا فائدہ۔ ہم کہیں گے۔ گو اس کا فائدہ تو نہیں۔ مگر

سچائی کا ماننا

بھی تو ضروری ہوتا ہے۔ اگر واقعہ یہ ہے۔ کہ سورج نکل آیا۔ تو سچائی کا تقاضا یہی ہے۔ کہ تم اس کا اقرار کرو۔ اگر اور حرج کوئی نہیں تو کیا یہی حرج تھوڑا ہے۔ کہ تم

ایک سچائی کے منکر

ہو جاؤ گے۔ اس وقت

مغربی تہذیب

نے جو ایشیائی تمدن پر حملہ کیا ہے۔ اس میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ مسلمان نیکی کو نیکی کے لئے اختیار نہیں کرتے۔ اور مغربی تہذیب کے دلدادہ کہتے ہیں مسلمان جنت کے لئے نماز پڑھتے اور اللہ تعالےٰ کی عبادت کرتے ہیں۔ حالانکہ

نیکی کو نیکی کی وجہ سے

اختیار کرنا چاہیئے۔ ایسے موقعہ پر ہم ان کے سامنے یہی امر پیش کر سکتے ہیں۔ کہ اگر نیکی کو نیکی کے لئے اختیار کرنا چاہیئے۔ تو کیوں

سچائی کو سچائی کے لئے

اختیار نہیں کرنا چاہیئے۔ اگر بعض احکام صحیح ہیں۔ اور ہمیں یقین ہے۔ کہ وہ صحیح ہیں۔ تو وجہ کیا ہے۔ کہ ہم انہیں نہ مانیں۔ سچائی کی خاطر ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم ہر حکم کو خواہ وہ چھوٹا ہو۔ یا بڑا۔ جب اس کا خدا کی طرف سے ہونا ثابت ہو چکا۔ اسے تسلیم کریں۔ یہ اس سوال کا

دوسرا جواب

ہے۔ پہلا جواب تو یہ تھا۔ کہ اگر ایک حکم اللہ تعالےٰ کی طرف سے ثابت ہو چکا ہے۔ تو پھر انکار کی گنجائش نہیں۔ پھر ایسے احکام چاہے فروعی ہوں۔ ماننے کے لحاظ سے اصولی ہوں گے۔ دوسرا جواب میں نے یہ دیا ہے۔ کہ نیکی کو نیکی کی خاطر اختیار کرنا بھی ایک تسلیم شدہ اصل ہے ہم اس امر پر تو بحث کر سکتے ہیں۔ کہ یہ عقائد سچے ہیں۔ یا نہیں لیکن سچے عقائد کے متعلق یہ نہیں کہہ سکتے۔ اگر ہم انہیں نہ مانیں تو کیا حرج ہے۔ یہی بڑا جرم ہے۔ کہ ہم ایک

سچائی کے منکر

ہو جائیں گے۔ تیسری بات جو غور کے قابل ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ہر بات کی قدر و قیمت اس کے بیان کرنے والے کی حیثیت سے لگائی جاتی ہے۔ میں یہ تسلیم کرنے کے لئے ہرگز تیار نہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ کا کوئی حکم ایسا بھی ہے جس کا کوئی فائدہ نہ ہو۔ بلکہ میرا یہ دعویٰ ہے کہ اس نے جو بھی حکم دیا۔ اس کا ماننا اپنے ساتھ ضرور فوائد رکھتا ہے۔ لیکن بفرض محال مان لو۔ کہ ہمیں

ایک چیز کا فائدہ

معلوم نہیں۔ گو جیسا کہ میں نے بتایا ہے میں تو اس امر کا مدعی ہوں کہ ہم خدا تعالےٰ کے فضل سے ہر الٰہی تعلیم کے فوائد اور اس کے نہ ماننے کے نقصان بتا سکتے ہیں لیکن بفرض محال تسلیم کر لو۔ کہ ہمیں معلوم نہیں۔ کہ فلاں حکم کا کیا فائدہ ہے۔ تب بھی ہمیشہ ایسے معاملات میں عدم علم کے مقابلہ میں علم کو فوقیت ہوتی ہے۔ ایک زمیندار نہیں جانتا۔ کہ

بنفشہ کی خاصیت

کیا ہے۔ یا وہ نہیں جانتا۔ کہ کونین کا کیا فائدہ ہوتا ہے۔ لیکن جب ڈاکٹر یا طبیب مریض کو یہ دوائیں دیتا ہے۔ تو مریض انہیں استعمال کرتا ہے اور کبھی یہ اعتراض نہیں کرتا۔ کہ مجھے چونکہ ان کے فوائد معلوم نہیں ہیں اس لئے اگر میں ان دواؤں کو نہ کھاؤں تو کیا حرج ہے۔ اسے بہرحال ڈاکٹروں کی بات کو تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ اسی طرح ہر معاملہ میں

ماہر فن کی بات

کو ماننا ضروری ہوتا ہے۔ اس امر کو جانے دو۔ کہ زید یا بکر ان حکمتوں کو سمجھتا ہے۔ یا نہیں جو کسی امر کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔ اگر ثابت ہو جائے کہ وہ خدا تعالےٰ کی طرف سے ہے۔ تو ہمیں اس پر ایمان لانا ضروری ہے۔ کیونکہ ہمیں یقین ہے۔ کہ گو ہمیں کسی چیز کے فوائد کا علم نہ ہو۔ تو بھی اللہ تعالےٰ ہمیں ایسی باتوں کی تعلیم دیتا ہے۔ جن میں

ہمارا فائدہ

ہوتا ہے۔ پس اگر ہمیں ایک چیز کے فوائد کا علم نہیں یا ایک چیز کے متعلق ہم صحیح نتیجہ پر نہیں پہنچ سکے۔ تو بھی ہمیں یہ ضرور یقین ہوتا ہے۔ کہ یہ خدا کا حکم ہے۔ اور خدا کے احکام ہمارے فائدہ کے لئے ہی ہوتے ہیں

جب ایک عقلمند انسان بھی کسی دوسرے کو ایسی بات نہیں کہہ سکتا جس میں اس کا فائدہ نہ ہو۔ تو ہم یہ کس طرح تسلیم کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ متواتر اپنے مامور اور مرسل بھیجے اور ان کے ذریعہ تعلیم نازل کرے حالانکہ اس تعلیم کا کوئی فائدہ نہ ہو۔ اصل چیز دیکھنے والی یہ ہوتی ہے کہ وہ شخص جو

سلسلہ کی بنیاد

رکھتا ہے۔ خدا کی طرف سے ہے یا نہیں۔ اگر دلائل عقلیہ اور تجربہ سے ثابت ہو جائے کہ اس سلسلہ کا بانی خدا کی طرف سے تھا اور اس نے جو بھی تعلیم دی اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی تو اگر اس کے بعض احکام ہماری سمجھ میں نہ بھی آئیں تو بھی اس کے علم کو ہمارے علم پر تقدم و تفوق حاصل ہوگا کیونکہ ہم یقین رکھیں گے۔ کہ یہ عالم الغیب خدا کا حکم ہے اور ہمارا علم نہایت ہی محدود ہے۔ پس ان وجوہات سے ہم عدم علم پر علم کو ترجیح دیتے ہوئے اس تعلیم کی قدر کریں گے اور اگر ہم اس طرح غور کریں گے تو وہی چیز جو ہمیں فردی نظر آتی تھی اور جسے ہم ترک کر دینے کا ارادہ کر رہے تھے۔ اصولی نظر آنے لگی اور اس پر عمل کرنا

مدار نجات

سمجھا جائیگا۔ پھر چوتھی بات یہ مد نظر رکھنی چاہیئے کہ کئی ایسی چیزیں ہوتی ہیں جو

باہم مل کر

ایک نتیجہ پیدا کرتی ہیں۔ اپنی ذات میں اکیلی نتیجہ پیدا نہیں کر سکتیں۔ کہتے ہیں کوئی شخص تھا وہ اپنے آپ کو بہت بہادر سمجھتا تھا۔ ایک دن وہ ایک نائی کے پاس گیا اور کہنے لگا میرے جسم پر

شیر کی تصویر

گود دو۔ دراصل وہ بزدل تھا لیکن سمجھتا تھا۔ میں بہت دلیر ہوں جس وقت نائی نے سوئی ماری اور اسے درد ہوا تو کہنے لگا ارے میاں کیا گودنے لگے ہو۔ گودنے والے نے کہا شیر کی دم بنانے لگا ہوں کہنے لگا اچھا تو اگر دم کٹ جائے تو شیر رہتا ہے یا نہیں اس نے کہا رہتا کیوں نہیں۔ کہنے لگا اچھا۔ دم چھوڑ دو اور آگے چلو پھر جو اس نے سوئی ماری اور اسے درد ہوا تو کہنے لگا اب کیا گودنے لگے ہو۔ اس نے کہا۔ دایاں کان کہنے لگا۔ اچھا اگر دایاں کان نہ ہو۔ تو شیر رہتا ہے یا نہیں اسے بتایا گیا رہتا کیوں نہیں۔ اس نے کہا اسے بھی چھوڑ دو اور آگے چلو پھر وہ بایاں کان گودنے لگا پھر اس نے روک دیا اسی طرح وہ ایک ایک عضو پر منع کرتا چلا گیا یہاں تک کہ نائی نے اپنی سوئی رکھ دی اور کہنے لگا ایک دو چیزوں کے نہ ہونے سے تو شیر رہ سکتا ہے لیکن یہاں تو ساری کی ساری ہی چھوڑ دی گئیں پس ایسی بھی کئی چیزیں ہوتی ہیں جو اکیلی نتیجہ پیدا نہیں کرتیں۔ بلکہ

مجموعی لحاظ سے

اثر کرتی ہیں وہی بینگن ہوتا ہے جسے ایک شخص کھاتا ہے مگر اسے کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ لیکن دوسرے کو اس کے کھانے سے بواسیر ہو جاتی ہے۔ خود بینگن میں یہ اثر نہیں تھا کہ اسے جو کھائے۔ اسے بواسیر ہو جائے لیکن چونکہ کھانے والے نے اسی دن کوئی اور بھی گرم چیز کھائی ہوگی یا ایک دن پہلے کوئی اور گرم چیز کھائی ہوگی۔ یا متواتر دو تین ہفتہ سے کوئی نہ کوئی گرم چیز کھاتا آیا ہوگا۔ اس لئے ایک دن ان سب نے مل کر اسے بواسیر کا عارضہ لاحق کر دیا۔ اسی طرح شلغم کدو گوشت اور مرچ وغیرہ زہریں نہیں لیکن ایک لمبے عرصہ تک ان میں سے بعض چیزیں بعض سے مل کر ایسا نتیجہ پیدا کرتی ہیں کہ کھانے والے بیمار ہو جاتے ہیں۔ انہی چیزوں کا کھانے والا ایک شخص تو پہلوان ہو جاتا ہے۔ لیکن یہی گوشت روٹی دال شلغم اور کدو کھانے والا دوسرا شخص مسلول و مدقوق ہو جاتا ہے۔ چیزیں یہی ہونگی۔ جن کے کھانے والے تندرست ہو گئے۔ لیکن انہی کی تھوڑی سی بے احتیاطی ایک شخص کو مسلول و مدقوق بنا دیتی ہے۔ اور انہی کا صحیح استعمال دوسرے کو پہلوان بنا دیتا ہے پس ایسی بھی چیزیں ہوتی ہیں جنہیں الگ الگ نہیں دیکھا جاتا بلکہ مشترکہ طور پر ان کے نتیجہ پر نگاہ ڈالی جاتی ہے اسی طرح

مسائل دینیہ کا حال

ہے۔ ان میں سے بھی معمولی نظر آنے والے احکام ایسے ہوتے ہیں کہ دوسری تعلیموں کے ساتھ مل کر نہایت شاندار نتائج پیدا کر دیتے ہیں اور انسان کو اس اطاعت کے بدلہ میں

اللہ تعالیٰ کی رضاء

حاصل ہو جاتی ہے۔ اور اصل کامیابی تو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں ہی ہے۔ جو شخص اس کی اطاعت میں مسرور رہتا ہے وہ آخر کامیاب ہو جاتا ہے۔ میں

اللہ تعالیٰ سے دعا

کرتا ہوں کہ وہ ہمیں اپنی اطاعت کی بھی توفیق عطا فرمائے نہ صرف اطاعت کی توفیق بلکہ اپنے احکام کی حکمتیں سمجھنے کی اہلیت بھی عطا فرمائے [illegible] آمین

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی رپورٹ

بابت ماہ مارچ ۱۹۳۲ء

ماہ مارچ ۱۹۳۲ء میں جو تبلیغی کام ہندوستان میں بذریعہ مبلغین ہوا۔ اس کا خلاصہ احباب کی آگاہی کے لئے درج ذیل ہے۔

صوبہ پنجاب

علاقہ امرتسر:۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے اضلاع امرتسر اور لاہور میں تبلیغی دورہ کیا نیز جماعتوں کی تنظیم کا کام بھی کرتے رہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ۱۹ تقریریں اور غیر احمدیوں و عیسائیوں سے ۵ مناظرے کئے ۳ خاندان داخل سلسلہ ہوئے۔ ۲۴ انصار اللہ بنائے۔

بیٹ ضلع گورداسپور:۔ مولوی محمد صالح صاحب نے عرصہ زیر رپورٹ میں ۵۳ دیہات ضلع گورداسپور و ہوشیارپور میں دورہ کیا۔ ۱۵ تقریریں اور ۲ مناظرے کئے۔ ۱۱-۱۲ دیہات میں نئی احمدی جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔

مارچ ۳۲ء میں مولوی صاحب نے ۱۴۰ میل پیدل سفر اس علاقہ میں کیا۔

علاقہ جہلم و گجرات:۔ مولوی عبد الغفور صاحب نے اضلاع جہلم و گجرات میں ۱۲-۱۳ مقامات پر تبلیغی دورہ کیا ۱۰ جگہ تقریریں کیں۔ سوال و جواب کا سلسلہ بھی بعد از تقاریر جاری رہا۔ جماعت کی تنظیم کے لئے انصار اللہ بھی تیار کئے گئے۔ ۲۸ معززین کو پرائیویٹ ملاقاتوں کے ذریعہ تبلیغ کی گئی۔ کشتی نوح کا درس جاری کرایا گیا۔ گجرات میں گیانی واحد حسین صاحب نے بھی تقریریں کیں۔

علاقہ منٹگمری:۔ مولوی علی محمد صاحب اجمیری نے کمالیہ پنڈی بھٹیاں اور ڈیرہ غازی خان میں عرصہ زیر رپورٹ میں تبلیغی دورہ کیا۔ مختلف مقامات پر تقریریں کیں اور عام اعتراضات کے جوابات دئے۔

علاقہ ملتان:۔ مولوی عبد الاحد صاحب علاقہ ملتان میں تبلیغ کر رہے ہیں۔ تونسہ میں ختم نبوت پر مناظرہ ہوا۔ خدا کے فضل سے عمدہ اثر ہوا۔ ۱۲ مقامات پر دورہ اور تبلیغ کی گئی۔ جماعتوں میں کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے مطالعہ کی تحریک جاری کی گئی۔

ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں شیعہ اور احمدی جماعت کے مابین مناظرہ ہوا۔ شیعہ کتب سے فضائل خلفاء راشدہ اور شیعہ خامیوں کو بیان کیا گیا۔ ۳ شیعہ خاندانوں نے بیعت کی۔

علاقہ دہلی:۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور مولوی فاضل نے دہلی۔ حصار۔ بڑالا۔ دھار۔ رہتک نئی دہلی میں تبلیغی دورہ کیا۔ ایک سو کے قریب غیر احمدی معززین سے پرائیویٹ ملاقاتیں کیں۔

علاقہ انبالہ:۔ مولوی محمد حسین صاحب مبلغ نے انبالہ لدھیانہ غوث گڑھ روپڑ وغیرہ ۱۴ مقامات کا تبلیغی دورہ کیا۔ ۷۰ کے قریب معززین کو ملاقاتوں کے ذریعہ تبلیغ کی۔ نکل ضلع جالندھر کے ایک شخص نے بیعت کی۔

متفرق۔ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کو عرصہ زیر رپورٹ میں پنجاب کے مختلف مقامات پر جلسوں اور مناظروں پر روانہ کیا گیا۔ ۲۱ تقریریں ملتان لاہور روپڑ انبالہ ڈیرہ غازی خاں امرتسر میں کیں اور ۵ مناظرے غیر احمدیوں اور غیر مبائعین سے کئے۔ ۲۶ معززین کو پرائیویٹ ملاقاتوں کے ذریعہ تبلیغ کی۔

صوبہ سرحد

صاحبزادہ عبداللطیف صاحب مہتمم تبلیغ صوبہ سرحد مقیم ٹوپی کی تبلیغی جدوجہد کا خلاصہ درج ذیل ہے۔ ۸ تبلیغی خطوط لکھے۔ ۱۹۸ اصحاب سے ملاقات کی ۲۷۵ کتب و ٹریکٹ تقسیم کئے۔ تین جلسے کرائے ۹ مرتبہ جا جا کر تبلیغ کی۔

مانسہرہ ایبٹ آباد میں مولوی عبدالواحد صاحب نے ۳ لیکچر دیئے اور الگ الگ ملاقاتوں کے ذریعہ بھی تبلیغ کرتے رہے۔ مولوی احمد خاں صاحب نے کوہاٹ میں تبلیغ پرائیویٹ ملاقاتوں کے ذریعہ کی۔

صوبہ سندھ

حیدرآباد سندھ و خیرپور میں مولوی میر مولا احمد صاحب نے تبلیغی دورہ کیا۔ آپ نے اس عرصہ میں حیدرآباد سندھ کمال ڈیرہ فتح پور خیرپور وغیرہ دیہات و قصبات میں تبلیغ کی۔ ختم نبوت پر حیدرآباد سندھ میں ایک مناظرہ ہوا ۸ نئے اصحاب داخل سلسلہ ہوئے۔ جن میں سے ایک صاحب بی اے ہیں۔ بعض جماعتوں میں کتب ازالہ اوہام وغیرہ کا درس جاری کرایا ہے۔ متعدد غیر احمدی معززین کو بذریعہ پرائیویٹ ملاقات تبلیغ سلسلہ کی۔

کمال ڈیرہ میں مولوی محمد مبارک صاحب کام کر رہے ہیں عرصہ زیر رپورٹ میں ۱۸-۱۹ دیہات و قصبات میں تبلیغی دورہ کیا۔ ۱۵-۱۶ تقریریں کیں جماعتوں کی تنظیم کرنے اور تربیت و تعلیم کا کام بھی کرتے رہے۔ ایک صاحب داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے۔

یو-پی

مولوی جلال الدین صاحب مبلغ نے حیدرپور ملیح پور کی پر دکھار۔ راؤ دکھیڑہ۔ قصبہ بیور۔ رڑکی۔ کھیڑہ وغیرہ میں تبلیغی دورہ کیا۔ ۷ نئے خاندان داخل سلسلہ ہوئے ۷ لیکچر دیئے۔ درس و تربیت کا کام بھی کیا گیا۔ ۲۲-۲۳ معززین کو پرائیویٹ تبلیغ کی۔ تواریخ عباسیہ سنا کر عباسی قوم کے لوگوں میں تبلیغ کی۔

سانداھن میں مولوی عبدالحی صاحب عارف اور مولوی افضال احمد صاحب مصروف تبلیغ ہیں۔ جو بچوں کو پڑھاتے بھی ہیں۔ غیر احمدی مریضوں میں مفت ادویات تقسیم کرتے ہیں۔

صوبہ بنگال

کلکتہ میں مولوی ظہور حسین صاحب تبلیغی کام کر رہے ہیں پرائیویٹ ملاقاتوں کے ذریعہ اور بعض سوسائٹیوں کے ممبر بن کر تبلیغ کو مؤثر بنانے میں کوشاں ہیں۔ ۴ اصحاب مولوی صاحب کے ذریعہ ان ایام میں داخل سلسلہ ہوئے۔ ایک ان میں سے بی۔ اے ہیں۔ درس باقاعدہ دیتے ہیں مظلومین کشمیر کی ہمدردی میں قریباً المعار روپیہ چندہ جمع کر چکے ہیں۔

برہمن بڑیہ میں مولوی ظل الرحمٰن صاحب تبلیغ کر رہے ہیں آپ نے کلکتہ اور ڈھاکہ کا بھی دورہ کیا ۴ لیکچر دیئے۔ بجٹ پورا کرنے کے لئے تحصیل چندہ کا کام بھی ساتھ ساتھ کرتے رہے۔

بہار اڑیسہ میں مولوی غلام احمد صاحب مجاہد نے عرصہ زیر رپورٹ میں ۱۰ لیکچر دیئے۔ جماعتوں میں تربیت کا کام کیا۔ اور سر دہا پور میں ایک کامیاب مناظرہ کیا۔

سیلون

رکانی کٹ میں مولوی عبداللہ صاحب مولوی فاضل تبلیغی کام کر رہے ہیں۔ ساتان کلم۔ ترچندور۔ ڈنڈگل۔ کامبٹور۔ مقامات کا تبلیغی دورہ کیا۔

آنریری مبلغین

ملک الطاف خاں صاحب ضلع گورداسپور میں اور میاں محمد علی صاحب پپلاں سندھ میں اور آج کل لائل پور میں تبلیغ سلسلہ کرتے رہے ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی اے بھی کئی ایک جلسوں اور مناظروں میں شریک ہوئے۔

۳۵ مقامی جماعتوں کی طرف سے تبلیغی رپورٹیں آئیں ان کے ذریعہ ۱۶ افراد داخل سلسلہ ہوئے۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

وزیر آباد میں شاندار مناظرہ

۱۰ اپریل ۱۹۳۲ء کو صداقت مسیح موعود پر ۶ گھنٹے مناظرہ قرار پایا۔ انجمن اہلحدیث کی طرف سے ایک عجیب شرط یہ مقرر ہوئی۔ کہ ان کے سوا ان کے کسی اپنے امام کا قول بھی حجت نہیں ہوگا۔ اس لئے وہ پیش نہ کیا جائے۔ انجمن اہلحدیث کی طرف سے مولوی ثناء اللہ صاحب اور جماعت احمدیہ وزیرآباد کی طرف سے مولوی محمد سلیم صاحب مولوی فاضل مناظر تھے۔ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی۔ مولوی عبدالغفور صاحب۔ اور ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بھی شامل ہوئے۔

مولوی محمد سلیم صاحب نے قرآن مجید سے معیار صداقت پیش کر کے صداقت مسیح موعودؑ ثابت کی مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنی تمام تقریروں میں کسی ایک دلیل کو توڑنا تو درکنار چھونے کی بھی جرأت نہ کی۔ اور شعر بازی کرتے رہے۔ مولوی ظفر علی آف زمیندار مولوی ثناء اللہ صاحب کی تائید میں تقریر کرنے کیلئے کھڑے ہو گئے۔ خادم صاحب نے ان کی تقریر کا دندان شکن جواب دیا۔ اور چیلنج دیا کہ وہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی بجائے سامنے کھڑے ہوں۔ تا ان کی علمیت اور دفتر زمیندار میں بیٹھ کر بلند آہنگ دعاوی کی حقیقت کا انکشاف ہو جائے۔ آخر پریزیڈنٹ فریق ثانی نے مولوی ظفر علی کو تقریر کرنے کی اجازت دینے میں اپنی غلطی کا اعتراف کیا۔ خادم صاحب کی مختصر تقریر کا پبلک پر بہت اچھا اثر پڑا۔ غیر احمدی اصحاب اپنے مناظر کے دلائل کی کمزوری کو محسوس کر کے خلاف طے شدہ شرائط ہمارے مناظر کی تقریروں میں شور ڈالتے رہے۔ اور اپنے پریزیڈنٹ کو نااہل قرار دیکر کوستے رہے جب دوسرے وقت میں مناظرہ شروع ہوا۔ انجمن اہلحدیث نے اپنے سابقہ پریزیڈنٹ کی بجائے مولوی عبدالمجید صاحب سوہدری کو پریزیڈنٹ مقرر کیا۔ مگر ان کے بھی کسی حکم کی تعمیل کرنی مناسب نہ سمجھی مولوی محمد سلیم صاحب نے اپنی تقریر میں صداقت مسیح موعودؑ کے دلائل دہرائے۔ اور پبلک پر

شیعہ اصحاب اور ہم

قارئین الفضل کو یاد ہوگا۔ کہ الفضل کے ایک گزشتہ پرچہ میں شیعہ حضرات اور ان کے مقابل میں ہمارے جلسوں کی جو ڈیرہ اسمٰعیلخان میں منعقد ہوئے مختصر سی رپورٹ چھپ چکی ہے۔ جس میں شیعہ اصحاب کی مناظرہ سے پہلوتہی اور جماعت احمدیہ کے برخلاف زہر اگلنے پر روشنی ڈالی گئی تھی۔ شیعہ اخبار الواعظ لکھنؤ مورخہ ۲۸ اپریل میں اصل واقعات پر پردہ ڈالنے اور حق کو چھپانے کے لئے ناتمام کوشش کی گئی ہے۔ مگر یاد رہے۔ حق حق ہی ہے۔ خواہ کتنے ہی جھوٹ بول کر اس کے چھپانے کی کوشش کی جائے۔ وہ ہرگز چھپ نہیں سکتا۔ شیعہ صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

"قادیانی مولوی صاحب نے دوپہر کے جلسہ میں سوال کی خواہش کی اور پروگرام صبح ہی سے شائع ہو چکا تھا۔ جس میں حضرات علما کا مصنوعی مناظرہ پہلے سے درج کر دیا گیا تھا"

حالانکہ یہ سراسر بے بنیاد بات ہے۔ شیعہ اخبار اپنے ۲۱ و ۲۲ مارچ کے پروگرام کو اگر دوبارہ ملاحظہ کریں۔ تو انہیں صاف معلوم ہو جائے کہ شیعہ مولوی فضل علی کی تقریر ختم نبوت پر ۲۱ مارچ کے دوپہر کو ہوئی۔ اور وفات مسیح کا مصنوعی مناظرہ ۲۲ کو بعد از دوپہر ہوا۔ مولوی فضل علی کی تقریر کے دوران میں احمدی معترض کا مخل ہونا اور شیعہ مولوی کے لچر اور بے بنیاد اعتراضات کے جواب اسی وقت دینے پر آمادہ ہونے کا شیعہ اخبار کو خود اعتراف ہے۔ جیسا کہ اس نے لکھا ہے۔" دوران تقریر میں ایک مرزائی (احمدی) نے ضرور کہا۔ کہ اگر موقع دیا جائے تو ہم اس کا جواب دینے کے لئے تیار ہیں" اور اپنی ناکامی کا بایں الفاظ اقرار کیا ہے۔ "شیعوں کی طرف سے مرزائی معترض کو کہا گیا۔ کہ یہ جلسے ہمارے تبلیغی جلسے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ اگر آپ اپنی تسکین چاہتے ہیں۔ تو قیام گاہ پر اپنے دس پانچ آدمیوں کو لا کے بلا تکلف سوال کر سکتے ہیں" پھر اپنی رسوائی کا یوں اعتراف کیا۔ کہ "مرزائی صاحب تو اس فکر میں تھے کہ ٹوک کے جلسہ کو درہم برہم کر دیا جائے" شیعہ صاحبان کو کامل یقین تھا کہ ان کے لچر اور بودے اعتراضات احمدیوں کے جواب کے سامنے ہرگز ٹھہر نہیں سکتے۔ نیز احمدیوں کی موجودگی میں وہ پبلک کو دھوکا میں نہیں رکھ سکتے۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا کہ ان کا جلسہ بقول ان کے درہم برہم ہو جاتا۔ اسی روز یعنی ۲۱ کو ان کا جلسہ برخواست ہونے پر ہی احمدی انصار اللہ نے برسر بازار شیعہ صاحبان کے غلط اعتراضات اور ان کے ساتھ اپنی خط و کتابت اور ان خطوط کا جن کا جواب دینے کی بھی شیعہ حضرات نے زحمت گوارا نہ کی تذکرہ کیا۔ اور پبلک کی خواہش کے مطابق اسی شب ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کر کے شیعہ صاحبان کے اعتراضات کے دندان شکن جواب دینے کے علاوہ مناظرہ کرنے کیلئے بھی کہا گیا۔ اس جلسہ میں بہت سے شیعہ حضرات موجود تھے۔ اور تقریروں کے نوٹ لیتے رہے۔ اس سے دوسرے روز یعنی ۲۲ مارچ کو شیعوں نے اپنی ندامت کو چھپانے کے لئے آپس میں وفات مسیح پر بقول ان کے مصنوعی مناظرہ کیا۔ جس سے پبلک پر ان کی علمیت روز روشن کی طرح واضح ہو گئی ۔

آخر ان کے مصنوعی مناظرہ اور ہمارے چیلنج مناظرہ کا جو نتیجہ ہوا وہ پبلک نے خود ہی مشاہدہ کر لیا۔ ان ہی کے سیکرٹری کے والد نے ہم سے کہا۔ کہ آپ اپنی تحریر جس میں مناظرہ کرنے پر آمادگی اور شیعہ صاحبان کو مناظرہ کے لئے چیلنج ہو ہمیں دیں۔ ہم خود اس کا جواب آپ کو لا کر دیں گے۔ یا وہ وجہ بتائیں گے۔ جو انہیں یہ پیالہ ٹالنے پر مجبور کرتی ہے۔ اب ان کا واپس لکھنؤ جا کر یہ کہنا۔ کہ "شیعوں کی طرف سے مرزائی معترض کو کہا گیا۔ کہ یہ جلسے ہمارے تبلیغی جلسے ہیں۔ اور مدرسہ کی سال بھر کی کارروائی سنانا اور آئندہ سال کے لئے پروگرام بنانا ان جلسوں کی غرض ہے۔ اگر آپ اپنی تسکین چاہتے ہیں۔ تو قیام گاہ پر اپنے دس پانچ آدمیوں کو لا کے بلا تکلف سوال کر سکتے ہیں۔ اور اگر آپ مناظرہ کرنا چاہتے ہیں۔ تو رات کا وقت روز خالی رہتا ہے آپ ابھی اعلان فرما دیں۔ آپ جس جگہ بلائیں۔ ہم حاضر ہو جائیں۔ آپ شوق سے بحث فرمائیں" صاف ظاہر کر رہا ہے۔ کہ جہاں شیعہ حضرات اپنی شکست کا ان الفاظ میں کھلم کھلا اعتراف کر رہے ہیں۔ وہاں اپنی ہٹ دھرمی کا ثبوت دے رہے ہیں۔ کیا شیعہ حضرات حلف اٹھا کر بیان کر سکتے ہیں کہ خط کشیدہ الفاظ انہوں نے اپنے جلسہ میں کہے تھے۔ اور اگر کہے تھے۔ تو اسی شب یا اس سے دوسرے روز یا بعد میں ان کا کوئی مولوی باوجود احمدیوں کے خطوط لکھنے کے اور علی الاعلان پبلک میں اعلان کرنے کے احمدیوں کے مقابلہ میں نکلا۔ اس کا جواب سوائے نہیں کے کیا ہے۔

شیعوں اور احمدیوں کے درمیان جو خط و کتابت ان دنوں ہوئی۔ وہ ہمارے پاس موجود ہے۔ اور انشاء اللہ شائع کر دی جائیگی باقی رہا شیعوں کا یہ کہنا۔ کہ "حضرات اہلسنت تمام جلسوں میں نہایت دلچسپی اور انہماک سے شریک رہے" اسکی بابت صرف اتنا عرض کر دینا کافی ہوگا۔ کہ جن حضرات پر آپ کو ناز ہے۔ کہ انہوں نے اپنی تشریف آوری سے آپ کے جلسوں کو زینت بخشی۔ انہیں صاحبان نے چند معززین کے سامنے شہادت دی۔ کہ شیعہ لیکچرار وں کے لیکچر بے ربط اور خالی از معلومات تھے۔

(خاکسار غلام محمد فاروق از ڈیرہ اسمٰعیلخان)

یعقوب نامی گدھا اور ختم نبوت کا عقیدہ

اخبار الفقیہ امرتسر نے حسب ذیل عجیب و غریب روایت اپنے ۷ مارچ کے پرچہ میں درج کی ہے:۔

"یعقوب ایک خر تھا جو حضور علیہ السلام کی خدمت کرنے اور آپ کا غلام بننے کی تمنا رکھتا تھا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے اس کی یہ خواہش پوری فرمائی۔ ابن حبان اور ابن عساکر بن حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ خیبر کے فتح ہونے کے بعد آپ نے اسے دیکھا۔ اور اس سے پوچھا۔ ما اسمک تمہارا نام کیا ہے۔ قال یزید بن شہاب اخرج اللہ من نسل جدی ستین حماراً کلھم لا یرکبہ الا نبی وقد کنت اتوقعک ان ترکبنی فلم یبق من نسل جدی غیری ولا من الانبیاء غیرک۔ عرض کی حضور میرا نام یزید بیٹا شہاب کا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے میرے دادا کی نسل سے ساٹھ خر پیدا کئے۔ ان سب پر نبی سوار ہوتے رہے۔ اور مجھے یہ توقع تھی۔ کہ مجھ پر حضور سواری فرمائیں گے۔ کہ میرے دادا کی اولاد سے میرے سوا کوئی نہیں رہا۔ اور انبیاء میں سے اب سوا آپ کے کوئی نہیں رہا۔ حضور علیہ السلام نے اس کا نام یعقوب رکھا۔ اور جسے آپ بلانا چاہتے اسے بھیج دیتے۔ وہ چوکھٹ پر سر مار مار کر صاحب خانہ کو اشارہ سے بتا دیتا۔ کہ حضور یاد فرماتے ہیں اور حضور علیہ السلام کے بعد صدمہ فرقت سے کوئیں میں گر کر مر گیا"

(حجتہ اللہ علی العٰلمین ص ۴۶۷)

اس قسم کی مضحکہ خیز روایات نے نہ صرف مخالفین اسلام کے لئے اسلام پر اعتراض کرنے کا دروازہ کھول رکھا ہے۔ بلکہ خود مسلمانوں کو گمراہیوں میں ڈال رکھا ہے۔ اور وہ اتنا بھی غور نہیں کرتے۔ کہ اپنے عقائد کی تائید میں جس قسم کی روایات وہ پیش کرتے ہیں۔ وہ انہیں کس درجہ میں داخل کرتی ہیں۔ (ابو داکمل)

ہر پھول خونی ڈاکو کو پھانسی کی سزا

ڈاکو مذکور کو سشن جج صاحب بہادر ضلع حصار نے پھانسی کا حکم دیدیا۔ اور اس طرح مسلمانوں پر ظلم کرنے والا کیفر کردار کو پہنچ گیا۔ اس علاقہ کے مسلمانوں کو حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا شکر گزار ہونا چاہیئے۔ جنہوں نے اسلامی ہمدردی کو مد نظر رکھ کر ہر پھول خونی کی گرفتاری کے لئے گورنمنٹ کو توجہ دلائی۔ اور صاحب ممدوح کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اس سلسلہ میں احسان فراموشی ہوگی۔ اگر سب انسپکٹر صاحب محمد صادق تھانہ ٹوہانہ اور پولیس کپتان صاحب [illegible] (عبدالرحمن [illegible] ضلع حصار)

قادیان کی نئی آبادی میں پرائیویٹ قطعات اراضی قابل فروخت

جنکی قیمتوں میں یکم جون تک ۲۰ فی صدی رعایت ہوگی

یہ قطعات محلہ دارالعلوم میں گرلز ہائی سکول و کالج کی عمارت کے قریب۔ جامعہ احمدیہ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کے پاس، محلہ دارالرحمت کے مشرق میں واقع ہیں۔ ہر ایک قطعہ ایک کنال کا ہے۔ اور شمالاً جنوباً ۹۰ فٹ کا اور شرقاً غرباً ۷۵ فٹ کا ہے۔ اور ہر ایک قطعہ کے ۲ طرف راستہ ہے۔ بڑی سڑک سے نکلنے والے تمام راستے (جو شرقاً غرباً ہیں) پندرہ ۱۵ پندرہ ۱۵ فٹ کے ہیں۔ اور عرضی راستے (جو شمالاً جنوباً ہیں) دس دس فٹ کے ہیں۔ برلب سڑک کلاں قطعات کی اصل شرح ۲۵ عنہ فی مرلہ و ۵۰۰ فی کنال ہے۔ اور رعایتی شرح ۲۰ عنہ فی مرلہ و ۴۰۰ فی کنال ہے۔ اور قطعات اندرون محلہ کی اصل شرح ۲۰ عنہ فی مرلہ اور چار سو روپیہ فی کنال ہے۔ اور رعایتی شرح ۱۶ عنہ فی مرلہ اور تین سو بتیس ۳۲۰ روپیہ فی کنال ہے۔ بالاقساط ادائیگی کی صورت میں اصل قیمت لی جائے گی۔ اور کل زر ثمن ایک سال کے اندر ادا ہو جانا ضروری ہوگا۔

اِن قطعات کے علاوہ قادیان کی نئی آبادی کے ہر ایک محلہ میں اس وقت اچھے اچھے مواقع پر پرائیویٹ قطعات قابل فروخت موجود ہیں۔ جن میں سے بعض ریلوے روڈ پر۔ بعض شہر کے قریب عمدہ موقع پر بعض آبادی کے اندر اور مسجد محلہ کے قریب۔ بعض ریلوے روڈ اور سٹیشن کے قریب اور بعض نور ہسپتال اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کے قریب برلب سڑک کلاں واقع ہیں۔ محل وقوع وغیرہ کا پتہ نقشہ آبادی قادیان سے لگ سکتا ہے۔ (جو رعایتی قیمت پر ۸/ کو قادیان کے تاجران کتب سے مل سکتا ہے۔) اور قیمت کا تصفیہ میری معرفت کیا جاسکتا ہے۔

نوٹ:۔ جو احباب کسی وجہ سے اپنے خرید کردہ قطعات اراضی فروخت کرنا چاہتے ہوں۔ وہ اس کام میں مجھ سے مدد حاصل کرسکتے ہیں۔

خاکسار

محمد اسمٰعیل (مولوی فاضل) قادیان

رشتہ مطلوب

عمر تقریباً ۲۵ سال۔ نوجوان اچھی شکل۔ اچھی سیرت۔ مخلص احمدی مبائع تبلیغ کے بہت مشتاق ہیں انجمن شیڈ میں فٹر مستری ہیں ۷۵ روپے تک ترقی ہے قوم کشمیری بھٹی ان کے لئے رشتہ درکار ہے۔ اہل حاجت خط و کتابت کریں۔

معرفت محمد الدین احمدی امیر جماعت احمدیہ ملکوال ضلع گجرات پنجاب

کٹ پیس کی تجارت کرو فائدہ اٹھاؤ

ہمارے مال اور معاملہ کے متعلق ایک معزز تعلیمیافتہ احمدی خاتون کی رائے

تحریر فرماتی ہیں۔ کہ "بحیثیت مجموعی آپ سے معاملہ کر کے میں خوش ہوئی۔ آپ نے مال اچھا روانہ کیا۔ آپ پر میرا پورا اعتماد ہے۔ آئندہ کوشش کرونگی۔ کہ کل رقم پیشگی روانہ کردوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ سب سے بڑھ کر بات یہ ہے کہ آپ نے کٹ پیس کی تجارت یکصد روپیہ کی قلیل رقم سے ممکن کر دی ہے۔ جو بہت سی غریب بہنوں کے لئے منفعت بخش ہو سکتی ہے۔ میں بلا تامل سفارش کرتی ہوں۔ کہ بہنوں سے جہاں تک ممکن ہو۔ آپ سے کاروبار کر کے فائدہ اٹھائیں۔ آپ کی اس رعایت کی مشکور ہوں۔ کہ پورا کرایہ مجرا کر دیا۔"

قلیل سرمایہ سے تجارت کرنیوالے موسم گرما کی یکصد دو صد روپیہ کی کٹ پیس کی گانٹھیں منگوا کر فائدہ اٹھائیں۔ چہارم رقم ہمراہ آرڈر آنی چاہیئے۔

امریکن کمرشیل کمپنی (رجسٹرڈ) بمبئی ۱۱

الفضل میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھائیں

انیس عالم

علاج ہومیو پیتھک میں اللہ تعالیٰ نے مخلوق کیلئے بے انتہا فوائد رکھے ہیں۔ قلیل دوا۔ زیادہ فائدہ۔ روپوں کا کام پیسوں سے۔ سالوں کا کام دنوں اور گھنٹوں میں ان ہی دواؤں سے ہوتا ہے۔ سینکڑوں ڈاکٹروں کی مجربات۔ ہزاروں بار تجربہ شدہ۔ کھانے میں مزے دار۔ زود اثر بے ضرر۔ بیماری کو جڑ سے کاٹنے والی۔ چیر پھاڑ کی تکلیف سے بچانے والی۔ دنیا میں مقبول۔ مایوس العلاج بفضل خدا صحت یاب ہوئے ہیں۔ آپ بھی استعمال کرائیں تو انشاء اللہ سریع التاثیر پائیں گے۔ قیمت خوراک ایک ماہ برائے خونی و بادی بواسیر ۲/۔ دمہ ۲/۔ کنٹھ مالا ۲/۔ گنٹھیا ۲/۔ ناسور ۱۲/۔ پرسوت ۲/۔ باؤ گولہ ۲/۔ یرقان ۲/۔ تلی ۲/۔ سیلان الرحم ۲/۔ مرگی ۲/۔ ذیابیطس ۲/۔ دق ۵/۔ سفید داغ ۲/۔ مرض سوکھا ۱۲/۔ کھانسی ۱۲/۔ دیرینہ پیچیدہ و گندہ امراض فی ہفتہ ۱۲/۔ مقویات فی شیشی ۱۲/۔ پوری کیفیت لکھیے۔ غریبوں کو خاص رعایت

پتہ:۔ انیس عالم احمدیہ دارالادویہ بیری اکبر پور کانپور

217

امرت دھارا (رجسٹرڈ)

(گھر کا حکیم)

بیماری تکلیف تشویش اور خرچ سے بچاتی ہے ہمیشہ پاس رکھو!

قیمت فی شیشی دو روپے۔ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنہ۔ نمونہ صرف ۸/

مفصل حالات جاننے کے لئے رسالہ امرت مفت منگوائیں!

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:۔ امرت دھارا (۹۳) لاہور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ہاؤس آف کامنز میں ۳۰ اپریل کو معاملات ہند پر بحث ہوئی۔ ایک سوال کیا گیا۔ کہ کیا گورنمنٹ گاندھی جی کا تعاون حاصل کرنے کے لئے کسی شخص کو بیامبر کی حیثیت سے استعمال کرے گی۔ وزیر ہند نے کہا۔ ہرگز نہیں۔ سول نافرمانی کرنیوالوں سے ہرگز تعاون نہیں ہو سکتا۔ ایک اور سوال کے جواب میں کہا۔ کہ حکومت تا حال آرڈی ننس واپس لینے کے لئے تیار نہیں۔ کیونکہ ابھی ان کی ضرورت ہے۔ انگلستان بلکہ تمام دیگر ممالک میں یہ پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے کہ آرڈی ننسوں کا ناجائز استعمال کیا جاتا ہے۔ جس کا مقصد حکومت برطانیہ اور اس کے افسروں کو بدنام کرنا ہے۔ لیکن اس سے متاثر ہونیوالوں کو ان برطانوی عورتوں اور بچوں کا بھی خیال کرنا چاہئیے۔ جو سنگدل انقلاب پسندوں کے ہاتھوں مارے گئے ہیں۔

فوج کو ہندوستانی بنانے کے مسئلہ کے سلسلہ میں معلوم ہوا ہے کہ کمانڈر انچیف نے پارلیمنٹ کی منظوری سے ایک ایسی سکیم تیار کی ہے۔ جس کے رو سے ایک مکمل ڈویژن کو ہندوستانی بنا دیا جائیگا۔ آٹھ یونٹ پہلے ہندوستانی بنائے جا چکے ہیں۔ اور مزید آٹھ بہت جلد بنائے جائیں گے۔

مقدمہ سازش میرٹھ کی غیر معمولی طوالت کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ۳۰ اپریل کو وزیر ہند نے کہا کہ اس کی ذمہ داری حکومت پر نہیں۔ بلکہ ملزمین اور ان کے وکلاء پر ہے جو قدم قدم پر مزاحمت کرتے ہیں۔

حکومت کشمیر نے سیاسی تحریک سے پیدا شدہ مقدمات کی سماعت کے لئے دو سپیشل ٹریبونل مقرر کئے ہیں۔ جن میں ایک ایک ہندو اور ایک ایک مسلمان جج ہیں۔ ایک ٹریبونل علاقہ سری نگر اور میرپور کے مقدمات کی سماعت کریگا۔ اور دوسرا نوشہرہ تحصیل کی۔

آئرش پارلیمنٹ نے ۲۰ اپریل کو حلف وفاداری کی تنسیخ کے بل کی دوسری خواندگی ۴۲ کے مقابلہ میں ۶۹ ووٹوں سے پاس کر دی۔

آرڈی ننسوں کو قانونی شکل دینے کے لئے جون میں اسمبلی کا اجلاس منعقد کرنے کی جو خبر شائع ہوئی تھی۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کے نامہ نگار نے شملہ سے اس کی بہ زور تردید کی ہے۔

لاہور چھاؤنی میں ۳۰ اپریل کی صبح کو کسی شخص نے ملٹری ہسپتال کے کیپٹن لیمبرٹ پر جبکہ وہ اپنے بنگلہ میں سو رہے تھے۔ تیز دھار آلہ کے ساتھ قاتلانہ حملہ کیا۔ وجہ ابھی تک معلوم نہیں ہوئی۔ اسی رات آرمی مشن کے ایک چوکیدار پر بھی اسی طرح کا حملہ ہوا۔ جس سے وہ مر گیا۔

الہ آباد یونیورسٹی اپنے بیکار گریجوایٹوں کو کام پر لگانے کے لئے ایک شاندار سکیم تیار کر رہی ہے جو کیمبرج ایمپلائمنٹ بیورو اور برطانیہ کی دوسری ایسی ہی انسٹی ٹیوشنوں کی طرز پر ہوگی۔ ایسی کسی سکیم کو اس سے قبل ہندوستان میں آزمایا نہیں گیا۔ الہ آباد یونیورسٹی سب سے پہلے یہ قدم اٹھا رہی ہے۔

ہندوستان کے نئے آئین میں ریاستوں کی پوزیشن پر غور کرنے کے لئے ایوان والیان ریاست کے چانسلر نے ہا مئی کو بمبئی میں ایک اجلاس طلب کیا ہے۔

دہلی کی ایک دہرم سالہ پر ۳۰ اپریل کی رات کو پولیس نے چھاپہ مار کر دس بنگالیوں کو گرفتار کر لیا۔ جن پر سیاسی نوعیت کا کوئی اشتباہ ہے۔

مہاراجہ ریواں نے حال میں اپنی سالگرہ کی تقریب پر تقریر کرتے ہوئے ریاست میں بیگار کے قطعی خاتمہ۔ لوکل بادیز کو مزید اختیارات عطا کرنے اونچی ذاتیں قائم کرنے کا اعلان کیا نیز کہا۔ کہ اچھوتوں کو بلا مزاحمت مندروں میں داخلہ کی اجازت ہونی چاہئیے۔

پنجاب گورنمنٹ کا ایک تازہ گزٹ مظہر ہے کہ سر ہنری کریک ممبر مالیات ۵ مئی سے چار ماہ کی رخصت پر جا رہے ہیں۔

انڈین فرنچائز کمیٹی کی رپورٹ پر یکم مئی کو شملہ میں دستخط ہو گئے۔ اس کے ساتھ ایک اختلافی نوٹ بھی ہے جس پر تین ممبران کے دستخط ہیں۔ تین سو گیارہ گواہوں نے اس کے سامنے شہادت دی اور صوبجاتی کمیٹیوں کی وساطت سے ۱۲۸۵ تحریری بیانات موصول ہوئے۔

لارڈ لوتھین صدر فرنچائز کمیٹی ۱۱ مئی کو بذریعہ ہوائی جہاز انگلستان روانہ ہو جائیں گے۔

الہ آباد ہائی کورٹ نے حال میں ایک ہندو عورت کی اپیل خارج کر کے سزائے پھانسی بحال رکھی ہے جس نے اپنی کمسن لڑکی کو اس لئے نذر آتش کر دیا تھا۔ کہ دیوتا اس سے خوش ہو جائے۔ اور گانے میں اس کی آواز بے سری نہ ہو۔ ہندوؤں کی توہم پرستی کی یہ ایک تازہ مثال ہے۔

سری نگر اور لاہور نیز راولپنڈی اور سری نگر کے درمیان ہوائی سروس جاری کرنے کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ کسی کمپنی سے گفت و شنید ہو رہی ہے۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ یہ سلسلہ جلد جاری ہو جائیگا۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مدناپور پر کسی نابکار کی طرف سے فائر ہونیکی خبر گذشتہ پرچہ میں دی جا چکی ہے۔ بعد کی اطلاعات سے پایا جاتا ہے کہ وہ زخموں کی وجہ سے فوت ہو گئے۔ حملہ آور دو بنگالی تھے۔ ایک بھاگ گیا۔ اور دوسرا ریوالور سمیت گرفتار کر لیا گیا۔ اسی سلسلہ میں تیس گرفتاریاں اور ہوئی ہیں۔

دہلی میں کانگرس کے اجلاس کے خلاف انتظامات کے لئے کہا جاتا ہے کہ حکومت نے اسی ہزار روپیہ منظور کیا تھا

پنڈت مالویہ ان کا بیٹا۔ پوتا اور دو ساتھی ۲ مئی کی شب کو رہا کر دئے گئے۔ پولیس موٹر میں غازی آباد لے گئی اور وہاں گاڑی پر سوار کرا دیا۔ اسی سلسلہ میں گرفتار شدہ اسی کے قریب مرد اور عورتیں اور بھی چھوڑ دی گئی ہیں۔

دار العوام میں وزیر ہند کی تقریر کی پہلی قسط کا خلاصہ پہلے دیا جا چکا ہے۔ دوسرے حصہ میں آپ نے کہا ہم نے گاندھی کا تعاون گول میز کے وقت حاصل کر لیا تھا۔ جسے انہوں نے خود توڑ دیا۔ اب ہم اس سلسلہ میں کوئی کوشش نہیں کریں گے۔ ہاں اگر ان کی خواہش ہو۔ تو وہ کسی ثالث کے بغیر براہ راست حکومت کو اپنے ارادہ سے مطلع کریں حکومت اس پر غور کرے گی۔ لیکن یہ خیال رہے۔ کہ کانگرس کو کسی قسم کی کوئی شرط وغیرہ پیش کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔

جنیوا سے ۳۰ اپریل کی خبر مظہر ہے کہ جمعیتہ الاقوام کی اسمبلی میں ایک قرار داد بالاتفاق منظور ہو گئی ہے۔ جس کا مفاد یہ ہے کہ شنگھائی کے تنازعہ کا تصفیہ ہو گیا ہے۔ اور صلح قرار پا گئی ہے۔ بین الاقوامی کمیشن کو اختیار دیا گیا ہے کہ تصفیہ پر عمل درآمد کے وقت اگر کوئی فرو گذاشت کی جائے۔ تو وہ اس کا خیال رکھے۔

جاپانی افسروں پر شاہ جاپان کی سالگرہ کی تقریب کے موقعہ پر جو بم پھینکا گیا تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ چین و جاپان کے تعلقات پر اس کا ناگوار اثر نہیں پڑیگا کیونکہ حملہ آور جاپانی رعیت کا فرد تھا۔ اور حملہ اس جگہ ہوا۔ جو عارضی طور پر جاپان کے قبضہ میں ہے۔ کوشش ہو رہی ہے کہ اس کے پس پردہ اگر کوئی سازش ہو۔ تو اس کا سراغ لگایا جائے

ترکی پارلیمنٹ میں ایک مسودہ قانون پیش ہوا ہے جس کا مفاد یہ ہے کہ جو لوگ شادی نہیں کرتے۔ ان پر اس قدر بھاری ٹیکس لگایا جائے۔ کہ وہ شادی کرنے پر مجبور ہو جائیں۔ کیونکہ تجرد کی تحریک اس سرعت سے بڑھ رہی ہے کہ دو سو سال تک ایک بھی ترک نہیں رہیگا۔ اکثر ارکان نے

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا